ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

تذکرۂ غوثیہ

علیہ التحیۃ والثنا

بمطبع رحمانی واقع حیدرآباد فرخندہ بنیاد طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ ہو
الرحمن الرحیم ہو الاول والآخر والظاہر والباطن
وہو بکل شیٔ علیم وہی ہی ہر چیز کا مالک ساری جہان کا
بنانی اور تہامنے والا اوسکے سوا کوئی نہین ہی کہ کمال مین سب سے
بی نیاز ہو اور جاہ و عظمت مین سبکی تعظیم سی بی پروا کوئی چیز کسی کمالمین
کسی ڈہب کسی آن اوس سی بی نیاز نہین ہوسکتی ہر چیز ہر آن
ہمیشہ ہر بات مین برابر اوسیکی نیازمند ہی کسکی طاقت ہی کہ
اوسکے روبرو کہے کہ مین بہی ہون کسکا مقدور ہی کہ اوسکے
سامنے اپنی ہستی کا دم بہرے جو کوئی اپنے تئین ہستا کر

ملا اس سے ملا چاہی ضرور ہی کہ اوسکی خلقت کا حق ادا کری اور سب اری
خلقت مین بنی آدم کا مقدم جانی اور اونمین سے اون لوگون کو
مقدم رکھے جو اوسمین فنا ہو رہے ہین خصوصا وی جو اور و نکو
بھی اس راہ لگاتی ہین اور اوسکی خیر خواہی مین دریغ نہین کرتے
اور اپنی دنیا کی آبرو اور جان اور مال اہد آرام و چین سب اوسکی
پیچھے کہوتی ہین یعنے حضرات انبیا علیہم الصلوۃ والسلام
خصوصا وہ نبی جو کل بنی اسرائیل کے مقابل سکے بہائیون نسی
برپا کیا گیا اور اوسکے ظاہر ہونی کے لئے ضرور تہا کہ عیسی
مسیح علیہ السلام آسمان پر روکی جائین جسکی بدولت ساری سب
پیغمبرونکا نام روشن ہوا اور اوسکے ارشاد سی سب انبیا معصوم
قرار پا کر تمام برُے باتون سے پاک اور صاف جہانمین مشہور
ہوے اور اوسکے طفیل سے توحید آلہی جسکے لئی سب انبیا
اپنی آرام و چین کہوتی رہے ایسے پہیلی جسکا پایان نہین مشرق سے

مغرب تک لا الہ الا اللہ کا آوازہ پہیل گیا اور ایسا پہیلا کہ اوتنا
اور ویسا اگلی کبہی نہین پہیلا تہا کہ سب انبیا ہی تمنا مین دنیا سے
تشریف لیگئے اور برنابا حواری کی انجیل مین ہے کہ عیسی مسیح
علیہ السلام نی فرمایا تہا کہ میرے مسیح ئی کا نام اوسکے آب نے
میکا اور مسیوا سطی جو لفظ بعض اگلے پیغمبر خداوند تعالی کے لئے
بولے تہے حضرت عیسی علیہ السلام اونکے لئے بولی یعنے
سرور کائنات فرمان فرمای جہانیان کہ سزاوہی کا فرمان اونہین کے
نام جاری ہوا ہے اور حضرت عیسی نی فرمایا کہ مین اپنے سکر و نکو
سزاو مینے کو نہین آیا ہون یہہ اوسکیلئے ہے جو آخر زمانہ مین ہوگا
اور جب تک مین نہ جاونگا وہ نہ آویگا اور جب آویگا تو نشان حکو
اور فرمان روائی سیاست عالم کی کریگا اور اوسکی گواہی کو رہنی
برزرگی کی بابت بہ نسبت گواہی حواریونکے دوسری گواہی بہرائی
یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ انہین کے حق مین خداوند

تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہی رفعنا لک ذکرک یعنی بلند
کیا ہمنے تیرے ہی لئے تیری نام کو سو جسنے اُنکی نام بلند
کرنیکے واسطے کوشش کی وہ گویا اس کام مین جارحہ الہیہ ہو گیا
اور اسیطرح یہہ شرف اور بزرگی حاصل ہوتی سے اُنکی نسبت شدیدہ
خاص باختصاص کی ذکر کرنیسے کہ انکو انکے ساتھہ نسبت فرزندی
کی تہی اور نسبت یارگی بہی اور وی آنحضرت کی ساتھہ پہلے وطن
چہوڑنیوالو مین سے تہے اور آپکے جان نثارون اور مددگارون مین بہی
اور اللہ جلشانہ کے معرکون مین شمشیرزن تہے اور اُنکی کمال معرفت
کے شمع انجمن بہی یعنے فروزان کوکبہ عرشگاہ انوار رحمانیہ ہو
وسعت پیرای کرسی اوصاف وجوبیہ و امکانیہ آفتاب عالم افروز
معرفت ربانی ع متحد وجہات تقرب بارگاہ صمدانی شاہنشاہ ہفت
کشور ولایت کبریٰ فرمان فرمای کشورستان امامت عظمیٰ
اصل اصول کلمہ طیبہ رأس الفروع شجرۃ الہیہ صحبت نشین ہمایون

نشیمن بلا اتّقی مسند آرای ایوان لو کشف الغطا دستگیر
گرفتارکان ناپیدا کنار بادیهٔ محبت تسلّی بخش بیقراران محبت کدهٔ
حقیقت آئینهٔ طلعت عالم افروز کمال احمدی مرآت چهره جهان آرای
جمال محمدی همرنگ فروغ شجرهٔ وادی ایمن مشکاة کمال تجلّی حضرت
ذوالمنن شاهد سولنوا از یحبه الله و رسوله زیبا و لمن کان هو سنا فهو ولیّه
رونق افزای حسن ازلی چهره افروز شاهد لم یزلی شمع انجمن دلارای
خاتم النبیین کرسی بلند ارادت والای سید المرسلین صورت اخلاق آئینه معنی کمالات مصطفی
مطلوب سالکان راهِ خدا مقصود عارفان ذات کبریا جان محبوب
سبحانی روح روان محبوب الٰهی دستگیر دو جهان مشکل‌کشای
عالمیان ساقی کوثر عالی لوای خیر البشر سلطان جهان بخش
بایزید رسان شاه مردان شیر یزدان حیدر کرار مظهر العجائب
والغرائب مطلوب کل طالب امیر المومنین ذوالمناقب یعسوب الدین
امام المتقین اسد الله الغالب علی ابن ابی طالب سلام الله علیه و علی اعقابه

اشعار اسلام آسایۂ خورشید رب العالمین / آفتاب عز و تمکین آسمان داد و دین

سفتی ہر چار و فخر خواجہ ہشت خلد / داور ہر شش جہت اعظم امیر المومنین

عالم علم لدنی شہسوار لو کشف / ناصر حق نفس پیغمبر امام راستین

صاحب یوفون بالنذر آفتاب لا نما / قرۃ العین لعمرک نازش روح الامین

صورت معنی فطرت عیان ایجاد خلق / سر اصل نسل آدم نفس خیر المرسلین

در جہان از راہ حشمت چون جہانبانی در جہان / بر زمین از روی رفعت آسمانی بر زمین

از عطای ہمت فیاض تو دریا مستغیض / وز ریاض نکہت طبع تو رضوان خوشہ چین

نقش بند کاف و نون از روز فطرت تا کنون / نا کشیدہ چون رخسار تو نقشی بہترین

آفتاب عصمتت تابد ز برج طا و ہا / اختر ذاتت نمایان ز آسمان یا و سین

نا نوشتہ از زمان عہد تا پایان عمر / ناپسند حق ز تو امری کراماً کاتبین

بعض اہل فنا و بقا نے تصریح کی ہے کہ جب ارادہ ازلیہ حضرت حق حسب تقدیر قدیم متعلق بایجاد عالم ہوا تو پہلی ایک چیز جسمیں سب عالم مجملاً درج تھا ظہور میں آئی کہ اسکو بعض سمی حقیقت محمدیہ کہتے ہیں اور یہہ اولین

تجلی الٰہی جلوہ افروز ہوی کہ نور احمدی کا تعین سب سے پہلے آونے
ظاہر ہوا اور بعد اوسکی پہر نور مرتضوی متعین ہو گیا یعنے اس حقیقت
کلیہ مین پہلا ظہور نور شخص احمدی کا ہوا اور دوسرا ظہور نور مرتضوی کا
اور اونہین اہل فنا اور بقا نے جناب مرتضوی کو سر الانبیاء والعالمین
کہا ہی اور بعض ارباب کشف مشہود نے تصریح لکہا ہی کہ حصول کمالات
ولایت کا محتاج الیہ ہونیکا نام امامت ہے سو یہہ منصب از آدم
تا ظہور خاتم علیہم الصلوٰۃ والسلام متعلق بروح مقدس مرتضوی
رہتا چلا آیا ہے اور عالم ناسوتی دنیا مین واقعہ اصحاب فیل سے
جسکا ذکر سورۂ الم ترکیف مین ہے تیس برس کے بعد ماہ رجب کی
تیرہوین تاریخ جمعہ کے دن آپ پیدا ہوئے اور ائمہ حدیث نے
لکہا کہ تولد آپکا کعبہ کے اندر ہوا اور بعضے ارباب سیر لکہتے
ہین کہ عباس بن عبد المطلب کہتے ہین کہ ایکدن ہم جمیع بنی ہاشم
مسجد الحرام مین بیٹھے تھے کہ ناگاہ بنت اسد ابن ہاشم والدۂ

علی حیدر کی حریم کعبہ مین اکر طواف کرنے لکین تہائی طواف مین
اونکو دردزہ شروع ہوا کہ اونکو طاقت گہر تک پہنچنے کی نہین
رہی ہمین دیکہا ہمنے کہ دیوار کعبہ کی شق ہوگئی اور بنت اسد
اندر کعبہ کے چلی گئین ہم لوگون نے بہی چاہا کہ کعبہ کے
اندر جائین وہ دراز کعبہ کی بند ہوگئی ہم اندر نہ جا سکے اور
وہین علی مرتضی کا تولد ہوا ایسے روایتوں سے یہہ سبب پوچہا
جاتا ہے کہ کعبہ مین کچہہ الایش بہی نہین ہوئی تہے یہہ پہلی
کرامت حضرت شیر خدا کی تہی اور اول ہاشمی الطرفین اپہی تہے
اور اونکے دونون آپکے والد ابوطالب بن عبد المطلب بن ہاشم
کہ حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی چچا
اور متکفل پرورش اور مددکار تہے باہر تشریف فرما تہے
اونکی والدہ نے آپکا نام اسد رکہا اور اسی نام کی بعنوان نیر
آپ کو حیدر بہی کہا کرتی تہین چنانچہ خود حضرت شیر خدا

رجز مین فرماتی تہے مصرع انا الذی سمتنی اُمی حیدرہ
پہر جب ابوطالب سفر سے آئے آپکا نام علی رکہا کہ جسکو
اوس نام سے سچی وابستگی ہو وہ سب پر سربلند رہے
جب جناب مرتضوی اوس سن کو پہونچے کہ بی تکلف چلنے
اور پہرنے لگے ابوطالب نے نصیحت کی کہ تم اپنے برادر
بزرگوار محمد بن عبداللہ کے ساتہہ رہا کرو چنانچہ خود جناب
مرتضوی فرماتے ہین کہ مین اپنے خداوند نعمت جان و
جہان بخش محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ایسا
رہا کرتا تہا جیسا بچہ ماں کے ساتہہ رہتا ہے اور جبکہ ایکبار
آپکی طفولیت مین موافق دستور عرب کے بنظر کثرت
عیال حضرت ابوطالب کے بعض اہل قرابت نے اونکے
چاہا کہ واسطے کفالت خورد و پوشش کے پسران ابوطالب کو
آپسمین بانٹ لین ابوطالب نے سبکو جمع کرکے کہا

کہ جس لڑکے کا جسکے پاس رہنے کا جی چاہے وہ اوسکے پاس
جا بیٹھے اسمین علی مرتضی جھٹ اوٹھکر حضرت سرور
کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کے گود مین آبیٹھے اور جس
زمانے مین شاہنشاہ مالک الملک وجوجلشانہ نے اپنے
فضل وکرم سے حضرت سرورکائنات کو ساری جہان کی
سرداریکا خلعت عالم ظہور ناسوتی مین عنایت فرمایا اور
اکلیل محبوبیت مطلقہ کا اونکے سر مبارک پر رکہا اور سر پر
ملایک مصیر ختم نبوۃ پر اونہین جلوہ کریکا حکم دیا اور روح القدس کو
اونکی خدمت بابرکت مین سرفراز کیا اوسوقت جناب ولایت مآب
کا سن شریف دس بارہ برس کا تہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رسالت اوپر ظاہر کی اوسیدم اونہون نے
قبول کی یعنے تقدیم تاخیر عوض رسالت مین اگر واقع ہوی
ہوگی تو حضرت رسالت کیطرف سے ہوی ہوگی حضرت شیر خدا

کیطرف سے تسلیم مین تاخیر نہین ہوی اور بعضون نی لکہا ہے
کہ ایکبار سب سے پہلے جب حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے حضرت علی مرتضی سے اپنے ساتھہ نماز مین کہڑے
ہونے کو فرمایا تو شاید یہہ بہی شفقۃً فرمایا کہ اپنی باپ سے
پوچہہ آو یا خود علی مرتضی بسبب کے دل مین بمقتضای کم سنی کے
آیا اور کہا کہ مین اپنے باپ سے پوچہہ آون بہر حال بغیر
پوچہی ہوے باپ سے نماز مین حضرت رسالت پناہ کے
ساتھہ کہڑے ہو گئے اور عرض کیا یہہ تو بندگی خدا کی ہے
اور وہ کسی سے پوچہہ کر کب مجہے کہانا نہین کہلاتا ہے مین
اوسکی بندگی کے لئے باپ سے کیون پوچہنے جاون
اور جب حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات
نے سبحان ہجرت حضرت فاروق اعظم اور ذی النورین
رضی اللہ عنہما کو مدینہ منورہ مین بہیجکر خود بانتظار وحی الہی

کہ معظمہ مین متوقف رہے اسمین حضرت جبرئیل نے حکم خداوندی
پہنچایا کہ آجکی رات تم یہان نرہو پہر جب تہوڑی رات گئی تو کافرون
نے آپکے مکان کے پاس بارادہ آپکے قتل کے
جماو کیا یعنے اکروا ایک آدمی خاص مرتکب اس امر کے ہون
تو بنی ہاشم قصاص چاہینگے اور جب بہت سے لوگ ایکبارگی
آپ پر تلوارین چہوڑینگے تو کوئی پہر کسی سے مطالبہ قصاص کا
نہین کر سکتا اور وہی سب کافر منتظر اسلیے تہے کہ جب
آپ آرام فرماوین اوس وقت آپ پر حملہ کرین اسمین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضی سے فرمایا
کہ تم میرے بچہونے پر میری چادر اوڑہ کر لیٹ رہو جناب
جناب ولایت مآب نے ویسا ہی کیا اور کچہہ اپنے جانکا
خطرہ نکیا اور رسول اللہ پر اپنی جان قربان کرنیکو طیار ہو گئے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ یٰسین پڑہتے ہوے

گہر سے برآمد ہوکر صدیق اکبر کیطرف چلے گئے وی سب
کافر جو دروازی پر ہجوم کئے بیٹہے تہے غافل ہو گئے اور
انحضرت صدیق اکبر کو لیکر مدینۂ منورہ کے طرف روانہ
ہوے اسمنے مین جب وی کافر تب چیتے تو جہانککر دیکہا
جانا کہ آنحضرت سو تے ہین کہس پڑے علی مرتضی کہ بید آرہتے
کہڑے ہو گئے اور کہا ای لئیمو یہان رسول اللہ نہین ہین
مین ہون کافر لوگ اپنا سر پیٹ کر رہ گئے اور حضرت
علی مرتضی پر ہاتہہ نڈالا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین
کہ بمصداق آیہ کریمہ ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم
علی مرتضی اوسی دن اپنی جان خدا کے ہاتہہ بیچ چکے تہے
پہر جناب ولایت مآب مکہ معظمہ مین تین چار روز رہکر بموافق
حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امانت کی چیزون کو
اونکے مالکون کے پاس پہنچا کر بہ سبقت ہجرت کہ سال بہہ

کچھ زیادہ اوسکی حد شفقت علیہ ہے آنحضرت سے مدینہ منورہ
مین آ ملے اور سب سفرون مین آپکے ساتھہ رہے اور ہمیشہ
منصور اور مظفر ہوا کئے اور جنگ خیبر مین جبکہ لڑائی اونسے
فتح نہوئی جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ اب مین جھنڈا
لڑائی کا اوس شخص کو دونگا جو محبت رکھتا ہے اللہ اور رسول
سے اور محبت رکھتا ہے اوس سے اللہ اور اللہ کا رسول
بعد اوسکے آنحضرت نے فرمایا کہ بلاؤ علی ابن ابی طالب کو میرا ارادہ
اوسیکو دینے کا ہے اسپر جو علی مرتضی بلائے گئے تو
انکو آشوب چشم شدت سے تہا آنحضرت نے اپنا
آب دہن اونکے آنکھونمین لگا دیا فوراً اچھی ہوگئین اور نشان
لڑائی کا اونہین عنایت فرمایا سو اللہ تعالی نے اونہین کے
ہاتھون سے وہ لڑائی فتح فرمائی اور بعضے روایتونمین آیا ہے
علی مرتضی فرماتے تھے کہ اوسدن سے میرے

انکھون مین کسیطرحکا کچھہ حرج نہین ہوا اور راویوں نےلکہا یہ فرماتے ہین
کہ اوس لڑائی مین جبکہ سپر علی مرتضی کی ناقص ہوگئی تو آپ
نے ایک کیواڑی کو قلعہ کے سپر کی طور پر لے لیا اور
لڑتے رہے اور وہ کیواڑ اتنا بہاری تہا کہ ہم چہہ سات
آدمی سب ملکر اوسے اوٹہاتے اور وہ نہین اوٹہتا تہا
چنانچہ جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین

بصف اہل زیغ با دل صاف	بہر اعلای دین کشیدہ مصاف
بود از غایت فتوت خویش	خالی از حول خویش و قوت خویش
قوتش فضل حق از وزدہ سر	کند بی خویشتن در خیبر
بل چہ خیبر کہ خیبہ کردون	پیش آن دست پنجہ بود زبون

اور حضرت مولانا روم حضرت شیر خدا کی کسی لڑائی کا حال فرماتے ہین

از علی آموز اخلاص عمل	شیر حق را دان مطہر از دغل
در غزا بر پہلوانی دست یافت	زود شمشیری برآورد و شتافت

او خدو انداخت بر روی علی	افتخار هر نبی و هر ولی
او خدو زد بر رخی که روی ماه	سجده آرد پیش او در سجده‌گاه
در زمان انداخت شمشیر آن علی	کرد او اندر غزااش کاهلی
گشت حیران آن مبارز زین عمل	وز نمودن عفو و رحمت بی‌محل
گفت بر من تیغ تیز افراشتی	از چه افکندی مرا بگذاشتی
راز بگشا ای علی مرتضی	ای پس سوء القضا حسن القضا
یا تو واگو آنچه عقلت یافتست	یا بگویم آنچه بر من تافتست
از تو بر من تافت چون داری نهان	میفشانی نور چون مه بی‌زبان
چونکه بابی آن مدینه علم را	چون شعاعی آفتاب حلم را
باز باش ای باب بر جویای باب	تا رسد اندر قشور از تو لباب
باز باش ای باب رحمت تا ابد	بارگاه ما له کفوا احد
گفت من تیغ از پی حق میزنم	بندهٔ حقم نه مامور تنم
شیر حقم نیستم شیر هوا	فعل من بر دین من باشد گوا

مازبیت از بیت اندر خراب | من چو تیغم وان زننده آفتاب
رخت خود را من ز ره برداشتم | غیر حق را من عدم انگاشتم
روضه گشتم گرچه هستم بوتراب | آفتابم چونکه سقفم شد خراب
چون خیو انداخت بر روی من | نفس جنبید و تبه شد خوی من
نیم بهر حق شده نیمی هوا | شرکت اندر کار حق نبود روا
نقش حق را هم بامر حق شکن | بر زجاجه دوست سنگ دوست زن
گبر این بشنید نوری شد پدید | در دل او تا که زنارش برید
گفت من تخم جفا میکاشتم | من ترا نوعی دگر پنداشتم
عرضه کن بر من شهادت را که من | مر ترا دیدم سرافراز زمن
قرب پنجه کس ز خویش و قوم او | عاشقانه سوی دین کردند رو

اسیطرح ایک صحابی یمن مین دعوت کے لئے بھیجے گئے تھے اور کئی مہینے اونکو وہان گذرے کوئی ایمان نہین لایا پھر جب علی مرتضی علیہ السلام گئے ایک ہی وعظ

یعنی اوکی پانسو آدمی مسلمان ہوگیا چنانچہ ائمہ حدیث نی اس قصہ کو
نقل کیا ہی اور جنگ تبوک مین حضرت سید المرسلین نے
واسطے خبرگیری اپنے اہل عیال کے جناب مرتضوی کو اپنے
ساتھہ نہ لیا وبمقتضای کمال شہامت اور فتوت کے رونی
لگے کہ آپ مجھی اپنے ساتھہ کیون نہین لیچلتے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میری طرف سے
بمنزلہ ہارون کے موسی کے طرف سے ہو مگر یہہ کہ تم نبی
نہین ہو اسیواسطے باالاتفاق جناب مرتضوی سے بصحت
روایت ثابت ہی کہ هلك فِيَّ صنفان محب مفرط و
منبغض مفرط یعنے خراب ہوی میرے مقدمہ مین دو
گروہ ایک جو میرے حق مین افراط کرے یعنے معبود
قرار دے یا یہہ کہ بسبب مجھے الہام تشریعی ہونیکا اعتقاد کری کہ
ختم نبوۃ سے انکار لازم آتا ہے اور دوسرا وہ گروہ

جو بے مجہسے کینہ رکہے جیسے خوارج اور نواصب آور جب نصارے
نجران سے حضرت سرور کائنات نی مباہلہ کیا اور یہہ بات
ٹہرائی کہ ہم اپنے عزیزون کو یکجا کرین اور تم اپنے عزیزون کو
اور بارگاہ خداوندی مین حق ناشناسون کیلئے دعا قہر و غضب
کی مانگین جسپر قہر آلہی نمایان واقع ہووہ ناحق پر ٹہرے اوسوقت
جناب مرتضوی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمنفس ٹہر کر
ساتہہ جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام کے آنحضرت
کے خاص اوسوقت مین داخل کئے گئے کہ کوئی بنی ہاشم
سے اوسمین داخل نہین کیا گیا القصہ جب وی نصاری مباہلہ
کیلئے جمع ہوکر آئے اور پنجتن پاک کو دیکہا تو از راہ ہوشیاری
اندیشہ ناک ہوکر اونہون نے جانا کہ یہہ شکلین ایسے
نہین ہین کہ دعا اونکی قبول نہو مباہلہ سے باز رہے اور
جزیہ دینا قبول کیا اور جب یہہ آیت نازل ہوی کہ اِنَّمَا یُرِیدُ اللہ

لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم
تطھیرا یعنے سواے اسکے کچھ ارادہ خداکا نہین
ہے کہ تمسے دور کرے وہ چیز جو خلاف پاکیزگی کے ہے
اور پاکیزہ کردے تمکو سو یہہ ارادہ الٰہی بظاہر ارادۂ تشریعی معلوم
ہوتا تھا مگر آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایکدن ایک
کپڑے کو اوڑھکر اوسمین جناب سیدہ اور حسنین علیہ السلام
کے ساتھہ حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام کو بھی داخل کرکے
دعا مانگے کہ خداوندا یہہ میرے اہلبیت ہین ان کو اچھے
طرح پاکیزہ کمردے یعنے اوس ارادۂ تشریعی کو انکے
حق مین تکوینی کردے کہ معصوم ٹھہرجائین اور حجت الوداع سے
پھرتے ہونے غدیر خم کے مقام پر گیا و نکا منبر بناکر لاکھہ
آدمیونسے سواکی سامنے حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ
والتسلیمات نے حضرت علی مرتضیٰ کا ہاتھہ پکڑکے فرمایا من کنت

مَولاہ فعلی مولاہ یعنے میری مولائیت اور علی مرتضی کی
مولائیت ایکہی ہے اور جو کوئی مجھے اپنا مولا جانتا ہے اوسکو
چاہیئے کہ علی کو بہی اپنا مولا سمجھے اور اس حدیث مین مولی
کے معنے وہ ہین جو مولانا روم فرماتے ہین

زان سبب پیغمبر با اجتہاد	نام خود را وان علی مولا نہاد
گفت ہر کو را منم مولا و دوست	ابن عم من علی مولای اوست
کیست مولی آنکہ آزادت کند	بند رقیت ز پایت بر کند

یعنے جسکی جہت سے مرتبہ فنا فی اللہ اور بقا باللہ کا حاصل
ہوتا ہے اور زمانہ مولائیت علوی کا عین زمانہ مولائیت احمدی
کا ہے اسوقت سے سبہی بعدیت زمانہ اسمین نہین رہی ہان
بعدیت رتبہ والی البتہ اور احادیث سے ثابت ہوتی ہے
بالجملہ ماہرین علم حدیث ان پانچون منقبتون کو جو اوپر لکہی گئین
منجملہ متواترات سے لکہتے ہین اور حدیث غدیر کی گواہی زمانہ

بغاوت مین معاویہ بن سفیان کے تیس صحابیون نے دی
پس علی مرتضی کرم اللہ وجہ باتفاق اہل روایت سابقین مہاجرین
مین داخل ہین کہ اس جہت سے آیہ ترضیہ یعنی رضی اللہ عنہم
کی بہی آپ مصداق ٹہرے اور بنظر قصہ مباہلہ اور حدیث عبا
اور بہی اس نظر سے کہ آپنے مانند فرزندون کے حضرت
رسالت پناہ کے گود مین پرورش پائی تہے آیہ تطہیر
کی بہی آپ مورد و مصداق ہوی اور اور بہی مناقب حضرت
شیر خدا علیہ السلام کی احادیث مین وارد ہین چنانچہ بعض
ائمہ حدیث نے لکہا ہے کہ اتنے اور ایسے مناقب
ماثورہ اور کسی کے حق مین نہین مذکور ہین ازانجملہ یہہ کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین علی سے ہون
اور علی مجہسے ہے شاید مراد یہہ کہ علی کا کمال مجہسے
ہے اور میرا کمال علی کے جہت سے بہت پہیلکر

باقی رہیگا اور میری اولاد بھی اوسی سے چلے گی
ازانجملہ یہہ کہ فرمایا کہ علی سے محبت رکھنا ایمان کی علامت
ہے اور بغض رکھنا علامت ہے نفاق کی ازانجملہ یہہ کہ فرمایا
اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ ہے یعنے بارخدایا جو
علی سے محبت رکھے اوس سے تو محبت رکھہ اور جو
اوسے عداوت رکھے اوس سے تو عداوت
رکھہ ازانجملہ فرمایا کہ جو چیز مینے اپنے لئے خدا سے مانگی وہ
علی مرتضی کے لئے بھی مانگی ازانجملہ فرمایا کہ مسجد مین بحالت جنابت
کسیکو آنا نہین درست ہے مگر مجھکو اور علی کو یعنے طہارت
حقیقیہ روحانیہ اتنی غالب تھی کہ نجاست حکمیہ بدنیہ کے
احکام مغلوب ہوگئے تھے ازانجملہ باسانید متعددہ ثابت
ہے کہ ایکدن حضرت سرور کائنات کے حضور مین کباب
چڑیا کا لایا گیا انحضرت نے فرمایا کہ الہی جو شخص سب سے زیادہ

تیرا محبوب ہوا سوقت اسکو میرے پاس لا کہ میرے
ساتھہ کہانا کہاے اسمین علی مرتضی تشریف لائے اور
انحضرت کے ساتہہ کہانیمین شریک ہوگئے ازانجملہ
فرمایا انا مدینۃ العلم وعلی بابہا یعنی میرا قرب باطنی بلاواسطہ
علی مرتضی کے نہین حاصل ہوسکتا ازانجملہ فرمایا کہ مجھے
وحی آلہی ہوی کہ علی ابن ابیطالب قائد الغر المحجلین یعنی میری
امت کا کہینچ لیجانیوالا ہے جنت کیطرف اور امام المتقین
اور سید المؤمنین ہے ازانجملہ یہہ کہ حضرت سرور کائنات
علیہ الصلوۃ والسلام ایکدن جناب سیدہ علیہا السلام
کے گہر تشریف لائے علی مرتضی سوتے تہے آنحضرت
نے جناب سیدہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ مین اور تو
اور یہہ جو سوتا ہے اور حسن اور حسین سب قیامت کو ایکہی
مکان مین ہونگے ازانجملہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایکدن حسنین علیہما السلام کے ہاتہہ پکڑکر فرمایا کہ جسکو مجہسے
اوران دونون اوراُنکے ماباپ سے محبت ہوگی وہ قیامت کو
میرے پاس ہوگا ازانجملہ فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ میرے ایسی
زندگی اور میرے ایسی موت پاوے اور رہے اوس بہشت مین
جسکا وعدہ خدا نے مجہسے کیا ہی چاہیے کہ وہ دوستی رکہے
علی ابن ابیطالب سے ازانجملہ فرمایا جناب سیدہ سے کہ
آیا تو خوش نہین ہے اسبات سے کہ اللہ تعالی نے
برگزیدہ کیا تمام روی زمین سے تیرے باپ اور تیرے
شوہر کو ازانجملہ فرمایا کہ بارخدایا پہیر تو حق کو علی کے ساتہہ
جدہر پہرے علی یعنے اورونکو حکم ہے کہ حق کی طرف
پہرا کرو اور یہان فرمایا کہ حق علی کے ساتہہ پہرا کرے ازانجملہ
غزوہ اُحد مین غیب سے ندا آئی لا فتی الا علی لا سیف الا
ذو الفقار ذو الفقار آنحضرت کی ایک تلوار کا نام تہا کہ اسدن آپنے

حضرت مرتضی علی کو عنایت کی تہی ازانجملہ ایکدن حضرت سرور کائنات
علیہ الصلوۃ نے مومنین مین عقد مواخات باندہا سب بعضے
بعضون کو بعضونکا بہائی قرار دیا مگر ہنوز علی مرتضی کے ساتہہ
کسیکو بہائی نہین کیا تہا کہ علی مرتضی رونے لگے اور عرض کیا
کہ مجہے کسیسے مواخات آپنے نہین کی آپنے فرمایا کہ تو میرا
بہائی ہے دنیا اور آخرت مین ازانجملہ یہہ کہ حضرت سرور
کائنات کو جناب مرتضوی سے اتنی محبت تہی کہ ایکبار کسی
سفر مین علی مرتضی تنہا تشریف لیگئے آنحضرت نے دعا مانگی
کہ الٰہی مین نہ مرون جب تک کہ علی کو نہ دیکہہ لون ازانجملہ یہہ کہ
بروز وفات اپنے کے حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام
نے بار بار پوچہا علی مرتضی کو کہ آئے یا نہین آپ نے اسمین
تشریف لائے علی مرتضی آنحضرت نے انسے سرگوشی
کی وہی آخری دیدار تہا اور اسیوقت آنحضرت نے انتقال

فرمایا کہ پہر اوسکے بعد سے ملاقات نہین ہوی از انجملہ یہہ کہ علی مرتضی فرماتے ہین
کہ فتح مکہ معظمہ کی روز جب کہ مین بموجب ارشاد واجب الاجابت
سید المرسلین کے انکی دوش مبارک پر واسطے توڑنے
بتونکے بلند ہوا تو مجھے یہہ معلوم ہوتا تہا کہ مین چاہون تو آسمان
کو پہنچ جاون یعنے اتنی سر فرازی ظاہر یسے اتنی بڑی
سربلندی باطنی حاصل ہوی از انجملہ یہہ کہ حضرت فاروق
اعظم عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ دعا مانگتے تہے کہ خداوندا
ایسا نہو کہ کوئی مشکل مجھے آپڑے اور علی مرتضی میرے
پاس نہون یہانسے ظاہر ہے کہ حضرت شیر خدا کا لقب
مشکل کشا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ارشاد سے نکلا
کہ اسکا ظہور اب تک چلا جاتا ہے از انجملہ یہہ کہ فرمایا حضرت
رسالت پناہ علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ حوض کوثر پر پہلے
علی پہنچیگے از انجملہ فرمایا کہ میرا جہنڈا قیامت کا جسکے نیچے

آدم اور تمام اولاد اونکی ہوکی علی ابن ابی طالب سے کے ہاتہہ مین اوسدن ہوکا ازانجملہ حضرت عمر نے بارہا فرمایا کہ اگر علی ابن ابیطالب نہو تے تو مین ہلاک ہوتا ازانجملہ حدیث مین آیا کہ النظر علی وجہہ علی عبادۃ یعنے دیکہنا چہرہ علی مرتضی کا اللہ تعالی کی عبادت ہے ازانجملہ جتنے مناقب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن شریف اور احادیث مین باعتبار صحابیت کے اور اہلبیت کے باعتبار عزت اور اہل قرابت ہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثابت ہین علی مرتضی بیشک انہین بطریق اولی داخل ہین ازانجملہ یہہ بہی ہے کہ حضرت بنت اسد والدۂ شیر خدا نے جب انتقال فرمایا حضرت سرور کائنات علیہ الصلوۃ والتسلیمات انکی بالین پر آئے اور فرمایا امی بعد امی اور بہت انکی تعریف کی اور پیراہن مبارک اپنا اُنکے کفن مین رکہنے کو دیا اور

اوسنکے جنازے کو اپنے کندہے پر اوٹہایا اور اسکے
قبر کو آپ صاف کیا اور اسمین سے لیٹے اور انکے لئے دعا فرمائے
الحاصل مناقب مرتضوی کی بیان سے زبان زبان آورونکی
عاجز بلکہ ادراک اہل ادراک اوسکی دریافت سے قاصر ہے
اور جسطرح ایکبار حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کہ صحابی جلیل القدر
ہین لشکر سے پیچھے رہجانے سے راستہ جنگلمین بہولکر اور
طرف جا پڑے وہان ایک شیر نیستان سے نکلکر ان پر
حملہ کیا اونہون نے مضطر ہوکر نام لیا جب سید الاولین و
الآخرین کا اسطرح پر کہ ای شیر مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا غلام ہون وہ شیر مانند کتے کے سر ودم
انکے سامنے ہلا کر راستہ بتانے کو آگے ہولیا اور راہ
پر پہنچا دیا فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جب جانور سواری کا تمہارے بہڑککر چھوٹ جاوے

تو کہا کرو اعینونی عباد اللہ یعنے اشخاص غیبی اسوقت
تمہاری مدد کرینگے اسطرح سید الاولیا علی مرتضیٰ کے نام کی
برکت سے خداوند تعالیٰ بیمارونکو تندرست کردیتا ہے اور
شاہ وگدا کی حاجتونکو روا اور مظلوم لوگ اپنے داد کو پہنچتے ہین
اور ظالم لوگ سزا کو بڑے بڑے ظالمونکے سر جھک جاتے
ہین اور بڑے بڑے فراعنہ اور جبابرہ پست ہوجاتے
ہین اور اگ لگی ہوی عین طوفان ہوا مین ٹھنڈی ہوجاتی ہے
اور ڈوبتی ہوی کشتی بحال تباہی کے حالت مین کنارے
پر آجاتی ہے اسمین کسیطرحکا شبہہ نہین ہے ایک
علاقہ شیفتگی کا البتہ درکار ہے چنانچہ بعض علما نے لکہا ہے
کہ بادشاہونکی بادشاہت اور امیرون کی امارت مین
ہمت علی مرتضیٰ کو دخل ہے چنانچہ عالم ملکوت کے
سیاحین پر پوشیدہ نہین ہے یہہ برکتین تو ظاہر والونکی

نسبت ہوتی ہین اور جو مناصب اور مراتب اہل ولونکو بدولت
ولای مصطفوی اور مرتضوی حاصل ہوتے ہین اونکا بیان
طاقت بشری سے باہر ہے جسے کچہہ حاصل ہوتا ہے
وہی جانتا ہے جاننا چاہیئے کہ اہل کشف شہود کملین
اولیا کا اتفاق ہے ازروی مکاشفہ کے اسبات پر
کہ نور محمدی کہ وہی اوسکو عقل اول بھی کہتے ہین اور
قلم اعلی بہی بایجاد الٰہی واسطہ ہے فیض ہستی کا حضرت
مبدء حقیقی جلشانہ سے ساری موجودات عالم پر اور روح
اقدس مصطفوی عالم ارواح مین بہی نبی تھے اور ہمیشہ سے
مبدء نبوت تمام انبیا علیہم السلام کی ہے اور ہر نبی کے
ساتھہ صحبت روحانی آنحضرت کی ہوتی رہی ہے اسیطرح
بعض کملین اولیا اقدس نے ازروی مکاشفہ کے تصریح
کی ہے کہ روح مقدس عیسوی ہمیشہ سے مبدء ولایت

یہہ واقع ہوی ہے اور ولایت جسکو حاصل ہوتی ہے اوسکا
اصل سرچشمہ روح عیسوی ہے اسیطرح انہین کلین اہل
کشف شہود سے سکاشفتہ یہہ بہی لکہا ہے کہ علی مرتضی حضرت
عیسی علیہ السلام کے قدم پر ہین اسیطرح سے وہ بات
بہی اہل کشف کو منکشف ہوی جو انپر ٹپکنے لگی کہ کمالات ولایت
ہرکسیکو بلاواسطہ روح مقدس مرتضوی کے آگے
بہی کبہی نہین حاصل ہوتے رہے ہین اور بعض احادیث
معتبرہ سے ظاہر ہے کہ حضرت رسالت پناہ نے علی مرتضی
سے فرمایا کہ تمہاری شان عیسی مریم کیسی ہے جسطرح
انکی نسبت لوگون نے افراط تفریط کی بعضون نے
معبود ٹہرایا اور بعضون نے تکفیر کی اور انکی والدہ بعضون
کو تہمت لگائی اسیطرح تمہارے حق مین بہی افراط و تفریط
کرینگے جیسا کہ اسکے مذکور ہوچکا جاننا چاہئے

کہ جناب ولایت مآب باتفاق اہل کشف وکرامات اور باجماع
صاحبان فنافی اللہ اور بقا باللہ کے سرور اور سرتاج ہین
اون لوگونمین جنکی شانمین آیات قرآن شریف کے اسطرحپر
ناطق ہین اول وی لوگ جو کچھہ چاہین خداوند تعالی سے کے پاس
انکے لئے موجود ہے دوسرے وی لوگ لشکر ہین
خداوند تعالی کے اور وہی ہین سب پر غالب رہنے والے
تیسرے وی لوگ ہین کہ اونپر نہ کچھہ خوف ہے اور نہ اونہین
کچھہ غم ہوگا چوتہے جو کوئی اونکی نسبت بری بات کہے اسپر
بڑی مار پڑے پانچوین شیطان کو انپر غلبہ نہین ہونے پاتا
چھٹے جب شیطان انہین چہوتا ہے تو وی اوسے دیکھہ
لیتے ہین ساتوین انکے دلمین حق و ناحق کی تمیز رکہی ہوئی ہے
اٹھوین خداوند تعالی انکی برائیکو بھلائی کردیتا ہے نوین فرمایا
کہ انسے جھک کر ملاکرو دسوین فرمایا جو انکی راہ چھوڑ کر اور

راہ چلے وہ جہنم مین ڈالا جاۓ گیارہوین انکو اور حضرت جبرئیل
علیہ السلام کو خداوند تعالی نے اپنے ساتھہ ملاکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا سولا فرمایا بارہوین فرمایا لوگو نکو چاہیے کہ انکو انبیاء
حمایتی اور مددگار ٹہراوین تیرہوین تجلی الہی جو اونپر ہوتی ہے
اسکو فرمایا کہ جیسے شیشے کے برتن مثلا فانوس و قندیل
مین چراغ پس مانند اوس شعلہ آتش کے ہوئے جو حضرت
موسی علیہ السلام کو وادی ایمن سے ایکدرخت پر نظر آیا
اور اوسمین سے اونہون نے اپنے ہر بن موسے آواز سنی
کہ انی انا اللہ لا الہ الا انا احادیث صحیحہ جو کتب درسیہ حدیث
مین لکھی ہین اونمین اون لوگونکی تعریف یون وارد ہے
اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین اونکی شنوائی ہوتا ہون کہ اوسی
سے وے سنتے ہین اور مین اونکی بینائی ہوتا ہون کہ اوسی
سے وے دیکھتے ہین اور مین اونکی ہاتھہ ہوتا ہون کہ اوسی سے

وسے پکڑتے ہین اور مین اوسکے پانون ہوتا ہون کہ اوسی سے
وسے چلتے ہین اور بعضے احادیث مین یہہ بہی آیا ہے کہ مین اونکا
دل ہوتا ہون کہ اوسی سے بوجہتے ہین اور مین اُنکی زبان ہوتا ہون
کہ اوسی سے وسے بولتے ہین اللہ تعالی فرمایگا قیامت کے
دن اور لوگو نسے اوسکے بیمار ہوسنے کو کہ مین بیمار پڑا تم میری
عیادت کو نہ آئے اور اوسکے کہانا مانگنے کو فرمایگا کہ مینے کہانا مانگا
تمنے مجہے کہانا نہ کہلایا اور اسکے پانی مانگنے کو فرمایگا کہ مینے
پانی مانگا تمنے مجہے پانی نہ پلایا اور بعضے روایتون مین یہہ بہی آیا ہے
کہ اوسکے قید ہونیکو فرمایگا کہ مین قید ہوا تم میرے تسلی دینیکو
نہ آئے اور اوسکے ننگے ہونے کو فرمایگا کہ مین ننگا رہا
تمنے مجہے کپڑے نہ پہنائے تیسری فرمایا جہان وے لوگ
حلقہ کرکے بیٹہتے ہین اونکو ملائکہ زمین سے آسمان تک گہیر لیتے
ہین چوتہی فرمایا جو اوسنے اللہ محبت رکہیگا وہ قیامت کے دن

کہ کہین سایہ نہو کا عرش کے سایہ مین ہوگا پانچوین فرمایا
کہ اگر بجای خود کسی بات کی نسبت کہین کہ واللہ یون ہوگا تو
اللہ تعالی خواہ نخواہ ویسا ہی کردے چھٹی فرمایا جو کچھہ دے
اللہ تعالی سے مانگین خواہ نخواہ مقرر مقرر اللہ تعالی انکو دی
ساتوین فرمایا کہ وے خداوند تعالی کی ضمانت مین ہین جو
انکو ستاوے خدا اسکو اوندہے منہہ دوزخ مین ڈالے
آٹھوین فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جسنے اونسے عداوت
کی اوسنے مجھسے لڑائی باندہی نوین فرمایا کہ انکے طفیل
سے پانی برستا ہے اور بندکان خدا کو روزی ملتی ہے
دسوین فرمایا کعبہ سے وے لوگ افضل ہین گیارہوین
فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ پتھر پر لوہا اور لوہی پر آگ
اور آگ پر پانی اور پانی پر ہوا غالب ہے اور ہوا پر وہی لوگ
غالب ہین بارہوین فرمایا کہ انکی خدمت مین انکے باتین

سیکھنے کیلئے جانیوالے کے قدموں کے تلے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں تیرہویں فرمایا کہ مچھلیاں دریا میں اور چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں انکے لئے صلواۃ الہیہ مانگتے ہیں چودہویں فرمایا کہ انکے مرنے پر انکی عبادت گاہ کی زمین اور فرودآمدگاہ روزنیکا آسمان روتا ہے پندرہویں فرمایا کہ جس گنہگار کو نوبت انکے جنازے کی نماز پڑھنے کی آوے وہ بخش دیا جاوے سولہویں فرمایا قیامت کو انبیا لوگ انکا رتبہ دیکھکر بوجہ رشک لیجاینگے سترہویں فرمایا اللہ تعالی انکے حق میں فرماتا ہے جو چاہو سو کرو تمکو میں نے بخشدیا ہے اور چونکہ یہہ منقبت خاص ایک گروہ معین کی ہے اس جہت سے ہر ولی کامل شرعاً اسمین داخل نہین سمجھا جاسکتا ہے اگرچہ بلیۃ وبین اللہ اور بعضے کاملین کا اس منقبت مین داخل ہونا شرعاً محال نہین معلوم ہوتا ہے

اگرچہ سیاست شرعیہ دنیویہ بہرحال جاری ہوسنگے اٹھارہون
فرمایا کہ اُنکے پاس بیٹھنے والا رحمت الٰہی سے بے نصیب
نہین رہتا بلکہ بخشدیا جاتا ہے اگرچہ وہ قصدًا اُنکے پاس نہ بیٹھا ہو
بلکہ اتفاقیہ اور کسی کام کے لئے آبیٹھا ہو دیکھو یہہ بہت بڑی
منقبت ہے اسلئے کہ کوئی عمل خیر کیا فرض کیا مستحب یہانتک
کہ نماز اور صدقہ بھی اگر قصدًا نہو تو عاقبت کے کچھہ کام کا نہین ہے
بخلاف ان لوگونکے پاس بیٹھنا کہ اگرچہ قصدًا نہو تو بھی مفید
بخشش الٰہی کا ہوتا ہے اونیسوین فرمایا کہ وے بیحساب
جنت مین جاوینگے جنت انکی مشتاق ہے حوران بہشتی
اُنکے آرزومند مین جنت کے ہر دروازے سے انکی پکار ہوگی
وے گنہگارونکو جنت مین لیجاوینگے انکی شفاعت خداوند تعالی
قبول کریگا عوام جنتیونکی نسبت انکا مرتبہ اتنا بلند ہوگا جیسا
زمین سے آسمان کا تارا دور سے چمکتا نظر آتا ہے

خداوند تعالی کی دیدار انکو ہمیشہ ہوا کریگی اور بعضے مناقب
ان لوگونکے بعض آیات اور بعض حدیث صحیح ملا کر یون ظاہر
ہوتی ہین بیسوین انکی عادتین اللہ کی عادتین ہین اکیسوین وے
لوگ جسکے حق مین کہین اچھا شخص ہے خدا کے یہان وہ
اچھا ہی ٹہرے اور جسکے حق مین کہین کہ برا شخص ہے وہ خدا
کے یہان برا ہی ٹہرے سب اہل دل بیک زبان
اور اکثر علمای ظاہر بلکہ وہی بہی سب بالاتفاق کہتے ہین کہ اون
لوگونسے محبت رکہنا خاتمہ بخیر ہونے اور ایمان سے
مرنیکا بڑا سبب قوی ہے اور انسے بدگمانی اور بے ادبی
کرنیسے خاتمہ بخیر ہونا اور مرتے وقت ایمان سلامت رہنا
بہت دشوار ہے فقط جو مناقب ازروی قرآن شریف
اور احادیث صحیحہ سے بیان ہوی اسکی کچہہ تفسیر اور شرح
حضرت مولانا جلال الدین رومی قدس اللہ سرہ کی مثنوی سے

[illegible]

[illegible] / [illegible]

[illegible] / [illegible]

[illegible] / [illegible]

[illegible] / [illegible]

[illegible] / [illegible]

گفت پیغمبر که حق فرموده است / می نگنجم هیچ در بالا و پست

در زمین و آسمان و عرش نیز / می نگنجم این یقین دان ای عزیز

در دل مؤمن بگنجم ای عجب / گر مرا جویی در آن دلها طلب

عرش با آن نور و با پهنای خویش / چون بدید او را برفت از جای خویش

هر ملک می‌گفت ما را پیش ازین / [illegible]

[illegible] / [illegible]

[illegible] / [illegible]

عاشقان را هر نفس سوزیدنی است ... بر ده ویران خراج و عشر نیست

در خطا گوید ورا خاطی مگو ... در بود پر خون شهید او را مشو

خون شهیدان را ز آب اولی‌ترست ... این خطا از صد صواب اولی‌ترست

ملت عاشق ز ملتها جداست ... عاشقان را مذهب و ملت خداست

شیر مردانند در عالم مدد ... آن زمان کافغان مظلومان رسد

بانگ مظلومان ز هر جا بشنوند ... آن طرف چون رحمت حق می‌دوند

محض مهر و داوری و رحمت‌اند ... همچو حق بی علت و بی رشوت‌اند

قوت جبریل از مطبخ نبود ... بود از دیدار خلاق وجود

همچنین این قوت ابدال حق ... هم ز حق دان نز طعام و نز طبق

جسمشان را هم ز نور اسرشته‌اند ... تا ز روح و از ملک بگذشته‌اند

هر مزاجی را عناصر مایه است ... وین مزاجش برتر از پیرایه است

چونکه موصوفی باوصاف جلیل ... ز آتش امراض بگذر چون خلیل

گردد آتش بر تو هم برد و سلام ... ای عناصر مر مزاجت را غلام

اولیا اطفال حق‌اند ای پسر
غایبی و حاضری پس باخبر

گفت اطفال من‌اند این اولیا
در غریبی فرد از کار و کیا

بینی او را شکسته پس تباه
اندرونش یک سلیمان با سپاه

از برای امتحان خوار و یتیم
لیک اندر سر منم یار و ندیم

پشت‌دار جمله عصمتهای من
گوییا هستند خود اجزای من

چون بگرید آسمان گریان شود
چون بنالد چرخ یارب خوان شود

هان و هان این دلق‌پوشان من‌اند
صد هزار اندر هزار و یک تن‌اند

بندگان حق رحیم و بردبار
خوی حق دارند در اصلاح کار

مهربان بی رشوتان رحمت کنان
مشفقان غمخوارگان صاحبدلان

از ترحم دستگیران شافعان
در مقام سخت و در روز گران

هین بجو این قوم را ای مبتلا
هین غنیمت دارشان پیش از بلا

کاملان از دور نامت بشنوند
تا بقعر تار و پودت در روند

بلکه پیش از زادن تو سالها
دیده باشندت ترا از حالها

حال تو دانند یک یک مو بمو ‌‌ ‌ ‌ زانکه پر بودند از اسرار هو
لوح محفوظ است شان را پیشوا ‌ ‌ ‌ ‌ از چه محفوظ است محفوظ از خطا
چون فناش از فقر پیرایه شود ‌ ‌ ‌ ‌ او محمدوار بی سایه شود
شمع چون گردد زبانه پا و سر ‌ ‌ ‌ ‌ سایه را نبود بگرد او گذر
صاحب دل آینه شش رو بود ‌ ‌ ‌ ‌ حق در او از شش جهت ناظر بود
چونکه او حق را بود در کل حال ‌ ‌ ‌ ‌ برگزین باشد او را ذوالجلال
هیچ بی او حق بکس ندهد نوال ‌ ‌ ‌ ‌ شمه گفتم من از صاحب سوال
موهبت را در کف دستش نهد ‌ ‌ ‌ ‌ وز کفش آنرا بهر جویان دهد
با کفش دریای کل را اتصال ‌ ‌ ‌ ‌ هست بی چون و چگونه بر کمال
اتصالی که نگنجد در کلام ‌ ‌ ‌ ‌ گفتنش تکلیف باشد والسلام
عارفان که جام حق نوشیده اند ‌ ‌ ‌ ‌ رازها دانسته و پوشیده اند
هر کرا اسرار کار آموختند ‌ ‌ ‌ ‌ مهر کردند و دهانش دوختند
قطب شیر و صید کردن کار او ‌ ‌ ‌ ‌ باقیان این خلق و باقی خوار او

چون بر نجد بی نوا نان خلق ... کز کف عقل است جمله رزق حق

زانکه وجد خلق باقی خورد اوست ... این نکه دارار دل توحید جوست

او چو روح و خلق چون اعضای تن ... بسته عقل است تدبیر بدن

دامن او گیر زوتر بی گمان ... تا رهی از آفت آخر زمان

شکر کن مر شاکران را بنده باش ... پیش ایشان مرده شو پاینده باش

یک زمانه صحبت با اولیا ... بهتر از صد سال بودن در تقا

گر تو خواهی همنشینی با خدا ... رو نشین اندر حضور اولیا

جهد پاکان در میان جان نشان ... دل مده الا بمهر دل خوشان

گر تو سنگ و صخرهٔ مرمر شوی ... چون بصاحب دل رسی گوهر شوی

چون گرفتی پیر من تسلیم شو ... همچو موسی زیر حکم خضر رو

گرچه کشتی بشکند تو دم مزن ... گرچه طفلی را کشد تو مو مکن

دست او را حق چو دست خویش خواند ... پس ید الله فوق ایدیهم براند

دست پیر از غائبان کوتاه نیست ... دست او جز قبضهٔ الله نیست

منتهای دستها دست خداست　　　بحر بی‌شک منتهای سیلهاست

یار غالب شو که تا غالب شوی　　　یار مغلوبان مشو هین ای غوی

از حضور اولیا گر بگسلی　　　تو هلاکی ز انکه جزوی نی کلی

هان و هان ترک حسد کن با شهان　　　ورنه ابلیسی شوی اندر جهان

کو اگر زهری خورد شهدی شود　　　تو اگر شهدی خوری زهری بود

کو بدل گشت و بدل شد کار او　　　لطف گشت و نور شد هر نار او

ور کنی با او مری و همسری　　　کافرم من گر تو زیشان سر بری

آسمانها زده وز ایشان جرعه نوش　　　آفتاب از جودشان زربفت پوش

چون ز ایشان مجتمع بینی دو یا　　　هم یکی باشد و هم ششصد هزار

اولیا اصحاب کهف اند ای عنود　　　در قیام و در تقلب هم رقود

میکشد شان بی تکلف در فعال　　　بیخبر ذات الیمین ذات الشمال

چیست آن ذات الیمین فعل حسن　　　چیست آن ذات الشمال اشغال تن

میرود این هر دو کار از اولیا　　　بیخبر زین هر دو ایشان چون صدا

که صدایت بشنوانند خیر و شر ‏ ‏ ‏ ذات که باشد زهر دو بیخبر

پیر ایشان اند کین عالم نبود ‏ ‏ ‏ جان ایشان بود در دریای جود

پیش ازین تن عمرها بگذاشتند ‏ ‏ ‏ پیشتر از کشت بر برداشتند

بی دماغ و دل پر از فکرت بدند ‏ ‏ ‏ بی سپاه و جنگ بر نصرت زدند

فکرت از ماضی و مستقبل بود ‏ ‏ ‏ چون ازین دو رست مشکل حل شود

در تموز گرم می بینند دے ‏ ‏ ‏ در شعاع شمس می بینند فے

در دل انگور مے را دیده اند ‏ ‏ ‏ در فنای محض شے را دیده اند

پیشتر از خلقت انگورها ‏ ‏ ‏ خورده میها و نموده شورها

پیشتر از افلاک کیوان دیده اند ‏ ‏ ‏ پیشتر از دانها نان دیده اند

خوی مردان روشنی و گرمی است ‏ ‏ ‏ کار دونان حیله و بی شرمی است

همنشین اهل معنی باش تا ‏ ‏ ‏ هم عطا یابی و هم باشی فتا

بی عنایات حق و خاصان حق ‏ ‏ ‏ گر ملک باشد سیاهستش ورق

اور حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمة الله علیه فرماتے ہین

خوشا وقت شوریدگان غمش　　اگر زخم بینند و گر مرهمش

گدایانی از پادشاهی نفور　　بامیدش اندر گدائی صبور

نه تلخ است صبری که بر یاد اوست　　که تلخی شکر باشد از دست دوست

اسیرش نخواهد رهائی ز بند　　شکارش نجوید خلاص از کمند

ملامت کشانند مستان یار　　سبکتر برد اشتر مست بار

سلاطین عزلت گدایان حی　　منازل شناسان گم کرده پی

چو بیت المقدس درون پر قباب　　رها کرده دیوار بیرون خراب

دل آرام در بر دلارام جوی　　لب از تشنگی خشک بر طرف جوی

نگویم که بر آب قادر نیند　　که بر ساحل نیل مستسقیند

بسودای جانان ز جان مشتغل　　بذکر حبیب از جهان مشتغل

بیاد حق از خلق بگریخته　　چنان مست ساقی که می ریخته

الست از ازل همچنانشان بگوش　　بفریاد قالوا بلی در خروش

گروهی عملدار خلوت نشین　　قدمهای خاکی دم آتشین

بیک نعرہ کوہی ز جا بر کنند	بیک نالہ شہری بہم برزنند
فرشتہ از بسکہ شب رنج اند	سحرگہ خروسان کہ وا ماندہ اند
شب و روز در بحر سودا و سوز	ندانند ز آشفتگی شب ز روز

الحاصل از امت آدم تا امت خاتم صلی اللہ علیہم اجمعین جو لوگ ویسے ہین سو علی ابن ابیطالب سلام اللہ علیہ و علی اعقابہ باعتبار منصب ولایت کبری باتفاق کُل سلسلین اہل کشف و شہود ان سبکی سر دفتر اور سر حلقہ ہین ۔ رباعی

شبی در خواب خوش دیدم جمال ساقی کوثر	علی ابن ابیطالب امیر المومنین حیدر
بدستم داد یک دفتر کہ در وی نام من بود	سر دفتر کشادم شاہ مردان بود سر دفتر

سیدنا الحسنی الحسینی غوث الثقلین محبوب سبحانی حضرت محی الدین ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی کہ وے بہی صدر انیہ اظہار اون لوگون مین جسکا ذکر اوپر ہو چکا سر دار ہین لو بتولای علی مرتضی اونکے نام مین یہ خداوند تعالی نے ویسی تاثیر رکہی ہے

جیسے اونکے جد امجد علی مرتضی کے نام مین رکہی فرماتے ہین سے ۵

اذا ما مقلتی رمدت فکحلی	تراب من نعال ابی تراب
ہو البکاء فی المحراب لیلا	ہو الضحاک فی یوم الضراب

یعنے حضرت غوث الاعظم فرماتے ہین کہ میرے آنکہونکا سرمہ ابوتراب کی جوتیوں کی خاک ہے اور آپ ایسے تہے کہ محراب عبادت مین بیقرار ہوکر رویا کرتے تہے اور زد و کشت کے معرکو مین خشاش بشاش رہتے تہے چنانچہ بہت معتبر روایتون مین آیا ہے کہ جناب ولایت مآب محراب عبادت مین ایسے بیقرار ہوا کرتے تہے جیسا مار گزیدہ بیقرار ہوتا ہے ہر گاہ سن شریف جناب ولایت مآب کا ستائیس یا اٹہائیس برس کا تہا ہجرت نبویہ سے دوسرے یا تیسرے سال اونکی شادی جناب بضعۃ الرسول سیدۃ النساء قرۃ العین محمد مصطفی خاتون قیامت بانوی جنت فاطمۃ الزہرا علی ابیہا وعلیہا الصلوۃ والسلام کے ساتہہ ہوئی پہلے

اور بعض شایقین اولین مہاجرین رضی اللہ عنہم سے نے پیغام نسبت کا کیا
جناب رسالت سے نے منظور نہ فرمایا مگر جناب مرتضوی کے ساتھہ بموجب
وحی الہی سے کے منظور فرمایا حضرت شیر خدا نے اپنی زرہ مبارک
بیچکر اوسکے کچھہ سامان عروسی طرفین اور کچھہ خانہ داری درویشانہ کا
اسباب مہیا کیا اور حضرت رسالت علیہ الصلوۃ والسلام سے نے بنفس نفیس
باجتماع مہاجرین و انصار نکاح پڑہا اور دونون سے کے حقمین دعای
برکت کی اوسی برکت کا ظہور ہے کہ باوجود وقائع کربلا وغیرہ کے ابتک
بنی فاطمہ کی وہ فراوانی ہے کہ اگر شاید جہہ سات خاندانوںکی لوگ
یکطرف کیے جائین توبہی برابر نہون اور آخر دور زمانہ تک انشاءاللہ تعالی
ایسا ہی رہیگا اور علمای امت حقانی سے نے لکہا ہے کہ
بنی فاطمہ کسی حال مین ہون اونکا خاتمہ بخیر ہوتا ہے اور
حضرت شیخ اکبر محی الدین عربی فتوحات مین اپنا عندیہ لکہے ہین
کہ بنی فاطمہ فاطمیہ قیامت کے دن مغفور و مرحوم اُٹھین کے

نقصہ عبدالرحمن نسائی منجملہ ائمہ حدیث اسماء بنت عمیس سے روایت
کرتے ہین کہ بیاہ مین جناب سیدہ کے مین بہی تہی صبح کو
حضرت سید المرسلین تشریف لائے اور دروازہ کہلوایا ام ایمن
نے دروازہ کہولا اور عورتون نے جو آواز آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی سنی کنارے ہو گئین اور مین بہی کنارے ہو گئی اسمین
آپ نے علی مرتضی اوپر آنحضرت نے کچہہ پانی چہڑکا بعد اوس کے
بلایا آپنے فاطمہ زہرا کو وے آئین منہہ پر کپڑا ڈالی ہوئی شرم سے
آنحضرت نے اونپر بہی پانی چہڑکا اور دونون کے حقمین دعا کی
فرمایا کہ تمہارے اولاد کو مین خداوند تعالی کی پناہ مین دیتا ہون
کہ شیطان کے اثر سے محفوظ رہین جیسا حضرت مریم کی ماننے
حضرت مریم کیواسطے دعا مانگی اسی دعا کا یہہ اثر ہوا کہ برابر
دس گیارہ پشتون تک قطب الاقطاب حقیقی ہوتی رہے
اور پہر بعد بہی بڑے بڑے کملین اولیا اللہ ہوتے رہے

بعد اسکے اسماء بنت عمیس سے کہتی ہین کہ پھر سے تیے ہوے جناب
سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نے میرے پرچھائین دیکھی
پوچھا تو کون ہے مینے اپنا نام کیا فرمایا تو بہی فاطمہ کے بیاہ مین
شریک تہی میں نے عرض کیا کہ ہان آنحضرت نے مجہے بہی دعا
دی اور جناب سیدہ کے ساتہہ شادی ہونا جناب ولایتمآب
کے مناقب جلیلہ سے ہے اسلئے کہ جناب سیدہ کی
شان ہے کہ سبب آپکے بے علاقہ ہونیکے ماسوا اللہ سے
انکا لقب بتول پڑ گیا تہا اور اس سبب سے کہ آپ مشکاۃ انوار
الہیہ اور ظاہر مین خصائص انوثیہ سے بری تہین آپکا لقب زہرا تہا
اور مانند حضرت مریم علیہا السلام کے بعض اوقات عالم
غیب سے کہانا آپ کو بہی ملتا سو انہین باتونکے جہت سے
جناب سیّد المرسلین منجملہ اپنے اور صاحبزادیونکے آپ کو
اتنا چاہتے تہے کہ جب جناب سیدہ آپکے پاس

آتی تھین آپ اُٹھہ کھڑے ہوا کرتے تھے کہ فاطمہ آتی ہین اور اپنی
جگہہ بٹھلاتے اور جب سفر کو نہضت فرما ہوتے تو سبکے بعد
جناب سیدہ سے رخصت ہونے آتے اور جب سفر سے
معاودت فرماتے تو سب سے پہلے اُنکے ملنے کو جاتے
تاکہ زمانہ مفارقت کا کم ہو اور آنحضرت نے اُنکے حق مین فرمایا ہے
کہ یہہ سیدۃ النساء عالمین اور سیدۃ النساء جنت اور میرا جزو بدن
اور میری خنکی چشم ہے اور فرمایا کہ مینے اسکا نام فاطمہ اسواسطے
رکھا ہے کہ یہہ اپنے غلامون کو جہنم سے چھڑانیوالی ہے
اور جسنے اوسکو خفہ کیا اوسنے درحقیقت مجھکو خفہ کیا اور جسنے
اُسکو ستایا اسنے مجھے ستایا اور جناب سیدہ کا گذر
عرصہ محشر مین ہوگا تو منادی کرنیوالا منادی کریگا کہ ای عرصہ محشر
کے کھڑے ہونیوالو آنکھین موند لو کہ خاتون قیامت بانوی
نیتا فاطمہ بنت محمد ادہر سے گذرینگی حضرت ام المومنین

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ کوئی آدمی مشابہ
جناب سید المرسلین کی صورت سیرت نشست برخاست چال
ڈھال مین فاطمہ زہرا سے برابر نہتا اور وہی ام المومنین بیبی عائشہ ہین
کہ فاطمہ زہرا کے برابر رسول اللہ کا کوئی پیارا نہتا اور بعض ہمارے
علمای سلف نے کہا ہے کہ افضل ترین مخلوقات بعد انبیا
علیہم السلام کے فاطمہ زہرا ہین اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حضور مین کہا کہ محبوب سارے عالم سے
زیادہ ہمارے دلین تمہارے باپ تھے اونکے بعد تم ہو اور
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہمیشہ فرمایا کرتے کہ ارقبوا محمدا فی اہل بیتہ یعنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دھیان اونکے اہلبیت مین کیا کرو
اور فاروق اعظم نے ایکبار حضرت امام حسین سے اون کے
چھٹ پنے مین کہا تہا کہ عزت و آبرو میری تمہارے نانا کی دی
ہوی ہے اور جناب سیدہ علیہا السلام کل سر سید او شخص اول

٦٩٢٨

حقیقی اسکروہ سے کہین جلنسے تولاّ اور نہ دل سے محبت رہ کہنے
کو بالخاصہ گمراہی سے بچنے یعنے خاتمہ بخیر ہونے کا سبب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور جسوقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر آخرت درپیش ہوا بمقتضای ما من نبی یموت حتے
یخیر یعنے کوئی نبی نہین مرتا ہے جب تک اسکو اختیار نہین دیا جاتا،
کہ چاہے موت قبول کرے اور چاہے نہ قبول کرے
آنحضرت نے دنیا سے انتقال کرنیکو قبول فرمایا جناب
سیدہ در فراق سے اپنے ہوش وحواس مین نہ تہین مگر
جبکہ آنحضرت نے اُنکے کان مین چپکے کہدیا کہ منجملہ اہلبیت تم سب
سے پہلے میرے پاس پہنچوگے اسوقت جناب سیدہ
بے اختیار روہین تہین ہنس پڑین یعنے باپ سے وصال جاودانی
کے جلد پانیکا مژدہ پایا اورجب آنحضرت بظاہر اس عالم سے
تشریف لیگئے تو جناب سیدہ کو جب تک جیتی رہین ہنسی نہین آئی

مگر جسد ن جانا کہ آج یہ ین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملونگی
یعنے اپنے انتقال کے دن ہنسی نہین اور با اینہمہ جناب
رسالت مآب کی تعلیم جناب سیدہ کی نسبت اسطرح پر تہی کہ ایکبار
آنحضرت نے جو کسی سفر سے معاودت فرمائے حسنین
علیہم السلام کے ہاتہون مین چاندی کے کڑے دیکہے اوسدفعہ
اولا جناب سیدہ کے گہر نہ گئے اور اونکو بیقراری تہی
استنے مین حضرت رسالت نے وے کڑے منگوا بہیجے
جناب سیدہ سمجہ گئین کہ منشا آنحضرت کی بیرخی کا یہی ہے
فوراً کڑے سب اتار کر بہیجدئے آنحضرت نے بکوا کر خیرات
کر دئے اور لڑکونکے واسطے ہاتہی دانت وغیرہ کسی
قسم کے کڑے منگوا دئے اور بعد اسکے جناب سیدہ
کے ملنے کو آئے اور نسبت چاندی کے کڑونکے فرمایا
کہ آل محمد کو دنیا مین یہہ چیزین نچاہئین آورہہتہ امین بہت با

دنون تک جناب سیدہ کے پاس کوئی لونڈی نہتی کہر کا کام سب
اپہی کرتی تہین چنانچہ ائمہ حدیث نے لکہا ہے کہ چکی پیسنے
کے نشان آپ کے ہاتہون مین پڑ گئے تہے اور چولہا
پہونکنے سے رنگ مبارک متغیر ہوگیا تہا جناب ولایت مآب
نے ایکدن فرمایا کہ تمہارے پدر بزرگوار بہتیرے لونڈیان
بانٹ دیتے ہین تم بہی اپنے واسطے کوئی لونڈی مانگ لاؤ
جناب سیدہ ایکبار آنحضرت کے حضور مین لونڈی مانگنے
گئین مگر سلام کرکے چلی آئین اور جناب امیر کے پوچہنے پر
فرمایا کہ مجہے پیغمبر خدا کی حضور مین دنیا کی شکایت کرتے شرم
آئی مجہسے کچہہ کہا نہین گیا جناب امیر نے ایکدن پہر بہیجوایا
آنحضرت کو انہون نے کہر مین نہ پایا اور حضرت عائشہ کے
پوچہنے پر فرمایا کہ ایک لونڈی مانگنے کو آئی تہی شب کو جناب
سید المرسلین جب کہر مین تشریف لائے حضرت عائشہ نے

عرض کیا آج فاطمہ زہرا ایک لونڈی مانگنے کو آپکے پاس آئی تہین
آنحضرت اوسیوقت جناب سیدہ کی گہر تشریف لیگئے اور
اوسنے فرمایا کہ اب جو لونڈیان آوین تو ہمکو یاد دلانا ہم تمہین دینگے
اور اُسکے ساتہہ یہہ بہی فرمایا کہ دُنیا کی مشقت چند روزہ ہے
اسکو یوہین گذر جانے دو آخر کار جب لونڈی دی تو فرمایا کہ
اگر ایک کام وہ کرے تو ایک کام تم کیا کرو یا یہہ فرمایا کہ جو کام
ہو آدہا وہ کرے آدہا تم اور چکی پیسنے مین تم بہی اسکی شریک
ہوا کرو سُبحان اللہ سجدہ کیا شفقت علی خلق اللہ کا مرتبہ ہے کہ
اپنے ایسے فرزند دلبند کو محبت اور مشقت مین لونڈی کی شریک
حال کر دیا یعنے خداوند تعالی نے لونڈی کرنے کی جو اجازت
دی تو صرف کام بٹا لینے کیواسطے اجازت دی ہے نہ کہ
وی کا ہی بیل کیطرح سمجھے جاٰئین اور ساری محنت انہین پر
ڈالی جائے کہ یہہ طریقہ جہنم کو لیجانے والا ہے

وصل اجمالاً شکل وشمائل مرتضوی کا بیان یہہ ہے کہ
رنگ مبارک اپکا کچہہ گندم گون تہا اور سے کہلے سبز رنگ
معلوم ہوتے تہے اور نزدیک سے سرخ وسفید
قدمین کچہہ ٹہگنی تہے آنکہین بڑی نہایت روشن اور لحیہ شریف
مثل لحیہ مبارک حضرت رسالت کے گنجان تہی کہ سینے کو
بہرے لیتے تہی اور کلائیان اور ہاتہہ پاؤن زبردست زور آور ہا
جسکو پکڑ لیتے وہ سانس نہ لے سکتا اور بدن مبارک
کسا گٹہا ہوا جیسے محبوب رب العالمین کا بدن تہا اور رفتار
شریف آپکی مانند رفتار مبارک حضرت رحمتہ للعالمین کی تہی
یعنے متمائل۔ مثل جہوستے قدم جماتے چلنا اور چالین صفا
میرو ی برخاک و ور لعبرای حاک ۔ مردمیکو یدمسیحا میزو و
معرکۂ کارزار مین بہت ہی سرعت اور چستی سے چلتے اور
جو آپکا سامنا کرتا اسپر آپ ہی غالب ہوتے اور کسیکی

بہ پروانہ رب کہتے اور اپنے واعیہ سے کے گرگذرنیمین لیسیکا کچہ اندیشہ
رب کہتے اور جاڑے سے اور گرمی دو نواپکے نسبت برابر تہے
جانتے تو گرسیو ںمین کپڑے جاڑے پہنتے اور جاڑےمین تو
جاڑےمین کپڑے گرمیوںکے پہنتے ٭

روش آن مظہر صافی نیست کہ برصورت اصل		اشکار یست دروحسن جمال ازلی
جامی ازقافلہ سالار رہ عشق بترا		کربپرسند کہ آن کیست علی گو کی علی

بعض ائمہ حدیث بسند متصل بعض تابعین سے نقل کرتے ہین
کہ لسنے معاویہ ابن ابی سفیان سے نے پوچہا کہ کچہ حال علی ابن ابیطالب کا
بیان کرو انہون نے کہا مجہے معاف رکہو معاویہ نے کہا
کہ اب تو تمکو کہنا اور بہی زیادہ ضرور ہو کا انہون نے کہا کہ اگر
خواہ نخواہی آپ بیان کروایا چاہتے ہین تو اب ضرور ہوا کہ مین
حق بیان کرون بعد اسکے وہی بیان کرنیلکے کَانَ وَاللهِ
بَعِيدَ الْمَدَا یعنی علی مرتضی قسم ہے خدا کی بہی تہا ہ ٭

شدید القوی مستحکم قوتون والے یقول فصلاً بات
انصاف کی فرماتے یحکم عدلا حکم کرتے عدل کے
ساتھہ یتفجر العلم من جوانبہ جوش زن ہوتا تہا علم انکے
اعضا سے وینطق الحکمۃ من نواحیہ اور ٹپکتی تہی حکمت
انکے اطراف سے یستوحش من الدنیا و زہرتہا وحشت
کرتے اور اچٹ جاتے تہے دنیا سے اور دنیا کی رونق
سے ویانس باللیل ووحشتہ انس رکہتے تہے
راتکی تنہائی سے وکان غزیر العبرۃ طویل الفکرۃ
اور تہے آپ بہت اشک ریز اور دیر مراقبہ والے ؞
یعجبہ من اللباس ماقصر خوش آتا تہا آپکو وہ لباس
جو کوتاہ ہو ومن الطعام ماخشن اور کہانا جو روکہا سوکہا
ہو کان فینا کاحدنا ہم میں ایسے رہتے تہے
جیسے ہر کوئی ہوتا ہے یعنے اپنے لئے کوئی امر اورونسے

ممتاز ہونے کا نہین رکہتے تہے یجیبنا اذا سالناہ
جواب دیتے تہے جس بات کو ہم پوچہتے تہے وتلبثنا
اذا استنبا ناہ اور بتلاتے تہے جو ہم لوگ اوسے
پوچہتے تہے ونحن واللہ مع تقریبہ ایانا وقربہ
منا لا نکاد نکلمہ ہیبۃ اور ہم لوگ واللہ باوجودیکہ آپ
ہمکو اپنے مقربین مین کرواتے تہے اور ہمکو آپسے بہت
تقرب تہا تسپر ہم اوسے بات نہین کر سکتے تہے
بسبب اونکی جلالت ہیبت کے یعظم اہل الدین
و دینداروںکی آپ تکریم کرتے تہے ویقرب المساکین اور
بے نواؤن کو پاس بٹہلاتے تہے لا یطمع القوی
فی باطلہ کوئی زبردست آدمی اپنے لغویات کی پیش رفت
جانے کی امید نہین رکہتا تہا آپکے سامنے ولا ییئس
الضعیف من عدلہ اور کوئی ناتوان آپکے انصاف سے

نا امید نہین ہوتا تہا واشہد لقد رایتہ فی بعض مواقفہ

وقد ارخی اللیل سدولہ وغارت نجومہ

قابضا علی اللحیۃ یتململ تململ السلیم ویبکی

بکاء الحزین گواہی دیتا ہون کہ مینے جو اُنکو بعض عبادتکا

مین دیکہا ایسے وقت مین کہ رات کے پردے چہٹے

ہوے تہے اور تارے مغرب کے طرف مائل ہو چکے

تہے یعنے پچہلی رات تہی یا یہہ مطلب ہی کہ تارے چمک

رہے تہے یعنے آخر شب کو جو گرد و غبار بیٹہہ جاتا ہے تار

خوب چمکنے لگتے ہین تو آپ اپنی داڑہی پکڑے ہوے

ایسے بیقرار ہو رہے تہے جیسے سانپ نے کاٹا ہو

اور ایسے روتے تہے جیسے بڑا غمدین روتا ہے یقول

آہ من قلۃ الزاد وبعد السفر ووحشۃ الطریق

اور فرما رہے تہے کہ آہ توشہ راہ کا کم ہے اور سفر

بہت دور و دراز ہی اور راہ تنہائی اور وحشت کی سبب نے اسپر
معاویہ بن ابی سفیان کو رونا آیا اور کہا رحمت ہے خدا کی ابو الحسن
پر قسم ہے خدا کی وے ایسے ہی تہے بعد اوسکے انہون
نے پوچہا اونہین سے جنہون نے یہہ حال حضرت شیر خدا کا
بیان کیا تہا کہ تم اپنے تئین کیسے غمگین پاتے ہوا و نپر یعنے
علی مرتضی کے مفارقت پر انہون نے کہا جیسے مجہے اونکا
ایسا غم ہے جیسا اوس عورت کو غم ہو جسکا بیٹا اوسکے
گود مین ذبح کیا جاوے نظم

زہی عز و جلال بو تراب فخر انسانی	علی مرتضی مشکلکشای شیر یزدانی
ولی حق وصی مصطفی دریای فیضان سبحانی	امام دو جہانی قبلہ دینی و ایمانی
امیر کشور فقری شہ اقلیم عرفانی	خدا کو نی خدا انی خدا بینی خدا شناسانی
انیس مجلس انسی جلیس مجلس قدسی	سر و رجان خاصانی نشاط روح پاکانی
مہ ظلمت کشای مشعل تاریکی عالم	سراپا جلوہ نوری تمامی مظہر ربانی

پیمبر بر سر منبر نشست خواند سلونی	که تا سوال نیش را باشد اندر خلق بر پا

جناب ولایت مآب کے القاب حضرت سرور کائنات کے
مقرر کئے ہوئے بہت ہین از انجملہ سید یعنے اولیا اللہ
کے سردار اور یعسوب المومنین یعنے بادشاہ اون لوگون کے
جنسے شیرینی معرفت اور محبت الٰہیہ کی لوگونکو پہنچتی ہے اور
بیماران دل کو شفا حاصل ہوتی ہے اور اسد اللہ یعنے
وی راہ حق مین کسی سے نہین ڈرتے اور اونسے سب
ڈرتے ہین اور جنکی حمایت پر ہون وہ سب سے نڈر ہوجائین
اور اونکے قول وفعل مین کسیکی ڈر سے ناراستی نہین ہونے پاتی ہے ٥
اور ابو تراب یعنے خاکساران راہ خدا کے سرمنشا اور
مظہر عجائب وغرائب قدرت خدا کے تھے جاننا چاہیے
کہ جناب ولایت مآب اپنے اس لقب سے بہت خوش
ہوتے تھے جسطرح حضرت سرور کائنات اپنے امی کے

لقب سے خوش ہوتے تھے اس لقب کا شان نزول
بخاری شریف وغیرہ سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایکدن
حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لخت جگر
خاتون جنت کے گہر مین تشریف لائے اور علی مرتضی
کو پوچھا جناب سیدہ نے عرض کیا کہ مجہے خفا کرا ور آپ
خفا ہوکر باہر چلے گئے ہین اور آج یہان دوپہر کو نہین سوئے
جناب رسالتمآب نے دریافت کروایا معلوم ہوا کہ
مسجد مین سوتے ہین حضرت رسالتمآب خود برآمد ہوے
دیکہا کہ حضرت شیر خدا یون خاک پر جہان نہ کچہ ہے
نہ بوریا آرام فرما رہے ہین اور کروٹین جو لین ہین تو سارا
بدن اقدس خاک آلودہ ہو رہا ہے حضرت سید
المرسلین نے فرمایا قم یا اباتراب اٹہو اے ابوتراب
اور وجہہ حضرت شیر خدا کی خوشی کی اس لقب سے

ظاہر ایہہ ہوتے جاتے ہے کہ یہہ مرتبہ آئینہ ہے کمال
عبودیت کا کہ اسمین وہ کمال جلوہ گر ہوتا ہے اور جتنا
جسکو عبودیت مین کمال ہوتا ہے اوسمین اوتنا ہی تجلیات
الہیہ کا ظہور زیادہ ہوتا ہے اور یہہ مرتبہ جو اللہ تعالی نے
کاملین کے حقمین فرمایا ہے کہ مین اوسکی شنوائی ہوتا ہون
اور اوسکی بینائی اور ہاتہہ پاؤن ہوتا ہون عین مرتبہ کمال
عبودیت کا ہے جبتک بندہ اس مرتبہ کو نہین پہنچتا ہے
بہت اچہا پورا بندہ نہین ہوتا ہے کیونکہ وری اس مرتبہ کی
ہنوز انانیت کا شائبہ کہ خلاف کمال عبودیت کے ہے
باقی رہتا ہے اور ایک لقب حضرت شیر خدا کا اذن الواعیہ ہے یعنے صاحب گوش شنوا اس لقب کی
تفسیر جو کی یہہ صورت واقع ہوی کہ سورۃ الحاقہ مین جبکہ حضرت
نوح علیہ السلام کی حکایت مجملاً بیان ہوی اور اوسکے

ضمن مین جہاز کا ذکر درج کر کے خداوند تعالی نے فرمایا لِنَجْعَلَهَا
لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ یعنے جہاز کو تمہارے
لئے یادگار بنایا تاکہ یہہ رہے کہے اسبات کو کان بہر رہے کہنے والا
مطلب یہہ کہ تا یاد کر رہے کہے کہ جب گرانی کے سبب سے
ڈوبنیکا ڈر ہو جاتا ہے کہ اپنے تئین ایسے چیز مین پہلا دے
جسمین لطافت غالب ہو جیسے مثلا کشتی کہ اوسمین ہوا جو پانی سے
لطیف زیادہ ہے غالب ہوتی ہے اس جہت سے پانی مین
ڈوبتے نہین ہے اسیطرح اگر گناہونکی گرانبار سے ہلاکت
کا ڈر ہوا اور اپنا بیڑا پار لگانا چاہتے تو اوسکا کوئی علاج نہین
سوائی سکے کہ اپنے جگہہ ایسے لوگونکے دامن مین پید اکرے
جنمین تجلیات لطیف حضرت لطیف مطلق کی غالب ہین تاکہ دریا
ہلاکت مین ڈوبنے سے بچ جانے پس اللہ تعالی کو منظور تہا
کہ اس معاملے کی پیشوائی اور اس طریقہ کا ہادی ہونا بعد

حضرت خاتم النبین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بد امن پا
حضرت اسد اللہ الغالب ہوا اور سفینہ مثل اہل بیتی
کمثل سفینۃ نوح کے خدا ایسی بہترین حضرت خاتم النبین
نے حضرت علی مرتضیٰ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میں نے
خدا سے دعا مانگی ہے کہ وہ گوش شنوا تمہارا ہی کان ہو
یعنے گنہگاروں کا بیڑا پار لگانے تمہارا ہی منصب ہے
اور کثافت سے لطافت کو پہنچانا تمہارا ہی کام ہے
جیسا مولانا روم کا فرمانا اوپر لکھا گیا ہے

کیست مولا آنکہ آزادت کند	بند رقیت ز پایت بر کند

اب مذکور ہوتا ہے جناب مرتضوی کے کمال و آئین کا
جاننا چاہیئے کہ امام احمد ابن حنبل نے اپنی مسند میں
اور مستدرک میں حاکم نے عمار یاسر سے اور ابو یعلیٰ
اور طبرانی نے عثمان ابن صہیب رومی اور جابر ابن سمرہ

اورخود جناب امیر سے روایت کی ہی کہ جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے کئی بار فرمایا کہ اگلے لوگونمین بڑا بدبخت وہ شخص تہا جسنے حضرت صالح نبی علیہ السلام کے ناقہ کی کہ اونکی معجزے سے پیدا ہوئی تہی کوچین کاٹ ڈالین اور اس امت مین بڑا بدبخت وہ شخص ہے جو محاسن علی مرتضی کو خون آلودہ یعنے اونکو شہید کریگا اور وجہ مشابہت کی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ قدار ابن سالف نے واسطے شہوت خسیسہ یعنے اپنی آشنا ایک عورت فاحشہ کے خاطر سے اوس چیز کو جو از قسم شعائر اللہ تہی اور حضرت صالح علیہ السلام کے کمال اعمال کیصورت اور انکی نبوت کی گواہ تہی اور عموماً خلق اللہ کے لئے اوسکا رہنا موجب امن و امان تہا دنیا سے مٹا دیا اسیطرح ابن ملجم نے ایک عورت کی تعشق مین اوسکے کہنے سے ایسے شخص

القدوس کو شہید کیا جو کمالات ولایت محمدیہ کی صورت تہی
اور خاتم النبین کی نبوت کے گواہ اور عالم کیلئے حجۃ اللہ تہے
اور وہ خلافت راشدہ جسکا وعدہ اللہ تعالی نے قرآن
شریف مین پہلے طبقہ کے مسلمانونکے واسطے کیا تہا
کہ مین اونکو بادشاہ کرونگا اور موجب امن وامان کی ساری
خلقت کیلئے تہی اوسکی آپ یعنی حضرت شہید اتہانے
والے تہے اور انہین کے مشورون کے ذریعہ سے
اوس وعدہ کا کمال ظہور حضرت عمر کے عہد مین ہوا لیکن
جو ذات قدسی صفات محض بفضل اللہ نہ کہ بطلب
منکرین بر سبیل اعجاز ظہور مین آئے تہے بخلاف ناقہ صالح
کے کہ وہ از روی معجزہ بطلب کفار پہاڑ سے پیدا
ہوئی تہی اور معہذا اوس ذات کامل الصفات کے
کمالات اونکی ذریات طاہرات اور مرشدین طیبین کے

ذریعہ سے عالم کے لئے باقی رہے اور قدار بن سالف نے ناقۃ اللہ کی پی سیر کرنیکے بعد اسکے بچے کو کہ وہ بھی بطور معجزہ کے فوراً پیدا ہوکر بڑا ہو گیا اور بقول نبی وقت کے اسکا باقی رہنا موجب امن وامان وہانکی خلقت کا تھا مار ڈالا اس جہت سے وہان قہر الٰہی نمایان سوافق وعید نبی علیہ السلام کے ظاہر ہوا اور یہان ایسی غضب الٰہی کا وعدہ نہین ہوا باآنجملہ اوس واقعہ جگر افگار کا مجملا ذکر یہ ہے کہ بعد واقعۂ نہروان منجملہ بقیۃ السیف عبد الرحمن ابن ملجم مرادی خارجی المذہب کوفہ مین آیا اور کبھی جناب ولایت مآب کے حضور مین بھی آتا اور بیت المال مین سے کچھ مانگ بھی لیجاتا تھا اور جناب مرتضوی بعض اوقات فرماتے تھے کہ جسکو رسول اللہ نے اس امت کا شقی کہا ہے وہ یہی ابن ملجم ہے چنانچہ اگر روز آپکے حضور سے کچھ مانگ کر لیجاتا آپنے فرمایا کہ واللہ

تیرا قاتل یہی ہے آپکے جانثارون نے عرض کیا کہ اگر
حکم دیجئے تو ہم اُسکو مار ڈالیں حضرت شیر خدا نے بکمال
اشتیاق شہادت سے فرمایا کہ وہ اگر مارا جائیگا تو مجھے
کون قتل کریگا اور قبل از وقوع گناہ سزا نہیں پہنچتی اور بہ
بعض اوقات کمال شوق شہادت سے فرماتے
کون چیز روکتی ہے میری داڑہی کو خون سے رنگنی والیکو
کہ وہ آتا نہیں اور کبھی فرماتے کہ وہ کب ہوگا کہ بدبخت ترین
اس امت کا اپنا کام تمام کریگا القصہ اسی عرصہ مین اوس
شقی کی آنکھ لڑی ایک عورت سے کہ حسن وصورت مین
فتنہ روزگار تھی اور نام تھا اوسکا قطام وہ بھی خارجیہ تھی
اوسکا باپ جناب ولایت مآب کے ہاتھ سے
جنگ نہروان مین مارا گیا تھا اور یہہ ملعون اوسکا شیفتہ ہوا
پیغام وسلام وصال کا ہونے لگا اوسنے کہا مین

بیتری وصلت ہہین قبول کرسکی مگر اس شرط سے کہ علی ابن ابیطالب
کو تو شہید کرے اور اوس عورت نے اپنے چچازاد
بہائی وردان نامی کو ابن ملجم کا رفیق اور ابن ملجم نے
اور اپنے ہمہ مذہب کو کہ شبیب نام تہا اپنا ہمداستان
کیا اور سب آپسمین مشورہ کرنے لگے شبیب نے کہا
کس کا مقدور ہے اور کون شخص ایسا دل وجگر رکہتا ہے
جو علی ابن ابیطالب پر ہاتہہ ڈالے اونکی ہیبت جلال سے
شجاعان عرب کا زہرہ آب ہوتا ہے ابن ملجم نے کہا
کہ وہی تو ہمکیو سنکے طرح رہا کرتے ہین اور وردان
جو کی پہرہ کچہہ ہہین رہتے آپ کو مار ڈالنا کتنی بڑی بات ہے
الغرض ابن ملجم نے اپنی تلوار زہر آلودہ کروائی ایک شخص
نے پوچھا کہ یہ کسواسطے ہے اوسنے شدت غیظ
وغصہ سے کہ اوسکے جبین بہرا ہوا تہا کہہ ڈالا کہ اُس سے

ما زنا مضطرب ہے اوس شخص کا جسکی داستان عرب و عجم مین
مشہور ہین لوگ سمجھے کہ بعضون نے جناب ولایت
مآب کے حضور مین خبر پہنچائے آپنے خود بھی مژدہ وصال
کے شوق مین پوچھا تھا کہ تو نے تلوار کیون زہر آلود کر دی
اوسنے کہلا بھیجا کہ اپنے اور تمہارے دشمن کی مارنیکو
مگر آنحضرت نے کچھہ تعرض نہین کیا یہہ ماجرا رمضان شریف
سنہ ۴۰ ہجری مین شروع ہوا اور جناب مرتضوی اوس رمضان
مین ایک روز حضرت امام حسن کے دولت سرا مین روزہ
افطار فرماتے تھے اور ایک روز حضرت امام حسین کے اور
ایک روز عبد اللہ بن جعفر طیار کے یہان اور تین چار لقمون سے
زیادہ کچھہ تناول نفرماتے تھے اور ہر وقت یہہ معلوم ہوتا تھا کہ
آپ آمادہ سفر ہین اور کوچ کرنیکی تاریخ کی انتظار ہے
شب نوزدہم رمضان شریف کو بار بار اوٹھہ آسمان کو دیکھتے

او فرماتے تہے کہ واللہ مینے جہوٹہ نہین کہا اور نہ مجہے
کہنے والے نے جہوٹہ کہا ہے یہہ وہی رات ہے
جسکا مجہے وعدہ ہے حضرت امام حسین علیہ السلام فرماتے
ہین کہ رات کو جناب مرتضوی فرماتے تہے کہ آج
رات کو مینے پیغمبر خدا کو دیکہا کہ میرے منتظر ہین اور جب
صبح صادق نمود ہوئی جناب سلطان الولایت گہر سے باہر
آنے لگے وہان بطین تہین وے خلاف معمول چلائی
لیکن آپ نے فرمایا کہ میرے فراق مین چلاتی ہین پس جب ہین آپ
قدم باہر رکہا اور موافق عادت شریف کے الصلوٰۃ الصلوٰۃ
کہتے ہوے لوگون کو نماز کیواسطے جگاتے ہوے
برآمد ہوے وہان کہات مین شبیب ملعون لگ رہا تہا
اوسنے آپ پر ہاتہہ چلایا مگر تلوار ستون پر پڑی توٹ گئی
اور وہ بہاگ گیا اوسی ستون کے آڑ مین ابن ملجم

گہبراتہا اوسنے ہاتہہ چلایا وہ سر مبارک پر لگا جناب سید
الاولیا نے تلوار کہاتے ہی فرمایا فزت برب الکعبہ
مین اپنے مراد کو پہنچا قسم ہے خدا کی اور بعض روایتون
آیا ہے کہ عین نماز مین اوسنے تلوار ماری پس آپکو مجروح اوٹہا
لائے زخم بہت کاری تہا جراح نے دیکہتے ہی آہ بہری
کہ زہر آلودہ تلوار کا یہہ زخم ہے امید اچہی ہونیکی نہین ہے
جناب سید الاولیا نے حسنین علیہما السلام کو بلوایا
اور فرمایا کہ تقوی آلہی پر مضبوط رہنا اور دنیا کیطرف متوجہ
نہونا اور اوسکے نقصان پر غم نکرنا اور بیکسون پر شفقت
کیا کرنا اور حق باتین کہنے کا کچہہ خوف نکرنا کسیسے ہرگز
نڈرنا اور محمد بن حنفیہ کی نسبت بہی یہی فرمایا کہ تم بہی یہہ نصیحتین یاد
رکہنا اور ان دونو بہائیو کی تعظیم اور توقیر بہت کیا کرنا یہہ تو اونسے
بین حضرت سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کی پہر جناب

ولایت مآب مشغول بہ تسبیح وتہلیل ہوے پس بروایت مشہور
بست یکم رمضان شریف اتوار کے راتکو آپ اس
عالم ناپائدار سے نہضت فرما حظیر القدس کے ہوے انا لله
وانا الیه راجعون ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ نے یہہ واقعہ
سنکر فرمایا افسوس امت محمدیہ کا کوئی خیرخواہ حامی
اب نرہا اور روایتوں مین آیا ہے کہ اوسدن بیت المقدس کے
پتھروں سے خون جوش مارتاتہا مستدرک حاکم مین روایت
ہے بسند صحیح کہ ہرگاہ شہید ہوے علی مرتضی تو حضرت
امام حسن علیہ السلام نے باآواز بلند مجمع عام مین بطور
خطبہ کے بعد حمد وثنای الہی فرمایا لقد قبض فی ھذہ
اللیل رجل لا یسبقه الاولون بعمل ولا
یدرکه الاخرون بہ آئمہ انتقال کیا آجکی رات کو
ایسے شخص نے کہ اگلے زمانے والے مومنین سے

کوئی کسی کمال مین اوس سے سبقت نہین لیگیا اور نہ پچھلے
زمانہ والونین سے کوئی اوسکو پا سکتا ہے وقد کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطیہ رایتہ
فیقاتل وجبریل عن یمینہ ومیکائیل عن یسارہ
فما یرجع حتی یفتح اللہ علیہ اور ہر آینہ وے تہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو جہنڈا اپنا لڑائیکا سو
لڑتے تہے وے دران حالیکہ جبرئیل اونکے داہنے
اور میکائیل اونکے بائین ہوتے تہے اور نہ پہرتے تہے
لڑائیسے یہانتک کہ اللہ اونکی فتح کرتا تہا اور فرمایا حضرت
امام حسن نے من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی
فانا حسن ابن علی جو مجہے پہچانتا ہے پہچانتا ہے اور جو نہین
پہچانتا ہے اوسسے کہتا ہون کہ مین حسن بیٹا علی کا ہون
وانا ابن النبی اور مین بیٹا نبی کا ہون وانا ابن الوصی

اور مین بیٹا وصی کا ہون وانا ابنُ البشیرِ و انا ابنُ النذیر
مین بیٹا خوشخبری دینے والیکا اور بیٹا خدا سے ڈرانیوالیکا
ہون وَابنُ الدّاعِیِ اِلَی اللّٰہِ مین بیٹا خدا کیطرف بلانیوالیکا
ہون وانا ابن السراج المنیر اور مین بیٹا چراغ روشن کا
ہون وانا من اہلبیت الذی کان جبرئیل
ینزل الینا ویصعد من عندنا اور مین اوس گہر کا
ہون کہ جبرئیل ہمارے یہان آتے تہے اور ہمارے یہان سے
آسمان پر جاتے تہے وانا من اہلبیت الذی
اذہب اللہ عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا
اور مین اوس گہر کا ہون کہ خدا نے غیر پاکیزہ باتونکو اوسے
دور رکہا ہے اور اوسکو بہت پاک صاف بنایا وانا من
اہلبیت الذی افترض اللہ مودتہم علی کل
مسلم اور مین اوس خاندانکا ہون جسکی محبت ویسے

ریہ کیلئے کو خداوند تعالی نے ہر مسلمان پر فرض عین کیا ہے
فقط بعضے اکابر تابعین سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے
جناب امام حسین علیہ السلام سے پوچھا کہ جناب مرتضوی کو
کہان دفن کیا انہوں نے فرمایا کہ ہمنے کوفہ سے ایک
فرسنگ پر نجف البحیرہ میں انکو دفن کیا اور اونکے وصیت
کیموافق آپکی قبر شریف چہپادی ظاہر ایسی وصیت کا سبب وہی
معلوم ہوتا ہی جس سبب سے انکو اپنا لقب بوتراب بہت
پسند آتا تہا یعنے کمال عبودیت کے جہت سے
اپنی گمنامی اتنی چاہتے تہے کہ اپنے قبر کو بے نام و
نشان کر دینے کی وصیت کی چنانچہ اوس تمنای گمنامی کا
یہ اثر ہوا کہ خداوند تعالی نے اوس مزار کو ایسا کر دیا کہ اوسکی
زیارت کرنا اہل اللہ کی نزدیک بڑی عمرہ و ملنا شہرا اور تمام مردان
خدا اور شیران بیشہ ولایت کا مرکز اونکا زیارتگاہ ہو گیا اور ابن

ابی الدنیا وغیرہ ائمہ سیر نے لکھا ہی کہ ایکبار ہارون رشید اوس نواحین
شکار سے کھیلنے کو گیا اوسنے شکاری جانور ہرن پر چھوڑے دیکھا کہ ہرن
جب ایک ٹیکڑی پر چڑھ جاتا ہے تو وہ شکاری جانور
ٹہٹک کر رہ جاتے ہین بہت متعجب ہوا اسکا ن پر آکر تحقیق
اور تفتیش کی کہ یہہ کیسی جگہہ اور کیا مقام ہے جب بعضے بوڑھے
آدمیون نے کہا کہ ہمنے سنا ہے کہ وہان حضرت
سید العرب والعجم اسد اللہ الغالب مدفون ہین ہارون رشید
کو یقین ہو گیا بیشک یہی بات ہے اور انہین کی کرامت ہے
کہ درندے اوس مقام کا ادب کرتے ہین جسکو تنہا صرف
علی ابن عیسی ہاشمی اپنے چچازاد بہائی کو ساتہہ لیکر اوس جگہ
کے پاس گیا نماز اور زیارت پڑہی اور رویا اور عرض کیا
کہ مین آپکی منزلت کا اعتقاد رکہتا ہون مگر آپکے بعضے فرزند
یعنی حضرت امام باقر علیہ السلام سے کے چچازاد بہائی میری

سلطنت جہان سیلیے کا ابد اور کہا کرتے ہین اور رات
بہرہ یاب مشغول بدعا رہا صبح وہان عمارت بنانیکا حکم دیا اور
جب تک جیتا رہا ہر سال ایکبار وہان جاتا کیا بالجملہ وہ مزار ملجاء
مقبلوہان اور پشت و پناہ بیکسیان اور باعث تسکین بیقراران
اور مطاف کاہ زمرۂ کروبیان اور فرودکاہ کروہ قدوسیان
اور جایکاہ حصول مرادات اور امیدکاہ ہرکونہ عنایات ہو کیا ہے

تاریخ سنہ آفتاب برج دولت را مقام — خاک ملجا دار و مشرف بر حرم و بیت الحرام
آفتاب آسمان دین امیر المومنین — والی ملک ولایت حامی دار السلام
کرد بهر پایه قدرش معنی روی زمین — صورت بودی جهان از روی معنی ناتمام
ای که بهر سروری افزود از جاه تو جاه — وی جهان افروز حشر برده از نام تو نام
در سپهر احترامت آفتاب از ذره کم — بر زمین احترامت ذره خورشید احترام
سال تاریخ بنا زین صورت فرمیند خلق را — معنی ایمان ما شیست روشن و السلام
زائرین روضه ات را بهر خلد برین — مژده سرآمد طبتم فادخلوها خالدین

زائران روضہ ات را بر د خلد برین میرسد آواز طبتم فادخلوها خالدین

ختم

یہہ رسالہ مختصر اسواسطے لکہا گیا کہ جناب مرتضوی کی نیاز کی مجلس مین تیمنا اور تبرکا پڑہا جاوے اور بروقت پیش آنے کسی مشکل کے باعتقاد تمام پڑہا اسکا پڑہا ہوا کرے اور جملہ حالات اور کمالات آپکے اگر لکہے جاتے تو بہت بڑی کتاب ہوتی اور آپکے مناقب کچھ بعض روایتون کفتکو ہی و حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کے ازالۃ الخفا سے اور اکثر حالات آپکے طبقات صحابیہ سے اور بعضے باتین اپنی دریافت سے لکہے گئے ہین

اور یہہ رسالہ [illegible] سنہ ہجری مین بلدہ الہ آباد مین لکہا گیا فقط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰	۲	آدم کا مقدم	آدم کا حق مقدم	۱۵	۶	اوسے	اوسکے
۷	۱۰	سر پا	سراپا	۱۵	۵	طالت	طالب
۸	۴	امارم	امام	۳۰	۹	صحابہ	صحابیہ
۱۳	۱۰	جناب جناب	جناب	۱۴	۱۱	مولا	مولانا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷	۱۰	نزر	نذر
۱۸	۱	حراب	حرلب
۱۸	۲	نر	را
۱۸	۱۲	کہ	کو
۱۹	۹	سقر	سقراط
۲۹	۱۰	ثبت	ثابت
۳۱	۱۳	ہاتھہ پکڑ فرمایا	ہاتھہ پکڑ کے فرمایا
۳۲	۷	رقیب	رقیبت
۳۵	۴	مدینہ	مدینة
۳۶	۸	ناپ	باپ
۳۷	۳	ماتھہ	ساتھہ
۳۸	۵	اکہ	اگر
۴۰	۱	فرما	فرمایا
۴۲	۵	افزودی	افزودن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲	۴	سفر	سفرر
۳۸	۲	پنی	اپنی
۳۹	۱۳	وصال	حیال
۳۹	۱۱	گنکار	گنہکار
۴۰	۱	نکی	نیکی
۴۳	۱۲	توصوفی	موصوفی
۴۲	۱۳	برود	بپرود
۴۳	۲	غزبی	عربی
الحاق	۳	پس	بس
۴۴	۱۱	نوشتیده	نوشیده
۴۵	۴	زورتر	زودتر
۴۵	۶	صرقفا	درنقفا
۴۵	۱۲	خپشی	خوشی
۴۶	[illegible]	قے	شے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۷	۹	آتان	تان	۶۳	۲	تبثا	تبثا
۴۸	۳	یاد	یاد	۶۳	۴	تفریبه	تقریبه
۴۹	۱۳	مرتضی	علی مرتضی	۶۳	۵	شکله	بشکله
۵۳	۳	نام کیا	نام لیا	۶۳	۷	تسیر بہم	تسیر بینہم
۵۵	۱۳	سرسید	سرسبد	۶۳	۸	جلال ب	جلالت
۵۶	۴	قیفل	قبول	۶۳	۱۱	لی	فی
۵۹	۵	جانے	جانے دو	۶۴	۱	لقعدابه	لقدرایة
۵۹	۹	محنت	[illegible]	ایضاً	۳	اللحبه	اللحیة
۶۰	۵	صوت	صورت	ایضاً	۳	تیملک	تیملل
۶۰	۸	جب	جیب	۶۵	۳	ایسے	ایسی
۶۲	۱	فضلاً	فصلاً	۶۶	۲	کرتے	اتنی کی
۶۲		جوانه	جوائه	ایضاً	۸	جانین	جانین
۶۲	۷	بالیل	بالبیل	ایضاً	۱۳	جسط	جسطرح
۶۲	۸	عزیز	غرنیر	۶۷	۱۲	یاپی	ای

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٨	١١	لی	کی	٧٥	٥	کرنیلے	کرنیلائے
٦٨	١٢	تقرر	مقرر	٧٦	٣	فوت	فرنت
٦٩	١١	تجلیات لطیف	تجلیات لطیف	٧٨	٧	سید الاولیائے	سید الاولیائی
ایضاً	ایضاً	حضرت لطیف	حضرت لطیف	٧٩	١	روایت	بروایت
٧٠	٦	لگانے	لگانا	٧٩	٣	علیم	عالم
ایضاً	١٠	جانا	جاننا	٧٩	١٠	فیض	قبض
ایضاً	١٣	عثمان	عثمان	٧٩	٣	اسے	ایسی
٧١	٦	مشابہت	مشابہت	٨٠	٥	قما	فما
٧٢	١	مقدس	اقدس	٨٠	١١	فان	قانا
٧٣	٢	سیر	سر	٨١	٤	ال	انا
٧٣	٨	تبویة السیف	بقیة السیف	٨٢	١٢	مراوارن	مروارن
٧٣	٨	مراوی	مروی	٨٢	١٣	بکاہ	کاہ
٧٣	١٢	امت اشفتی	امت کاشفتی				
٧٤	٤	وقع	وقوت				

اتمام شد [illegible]